ہمیں امیر اہلسنت سے پیار ہے

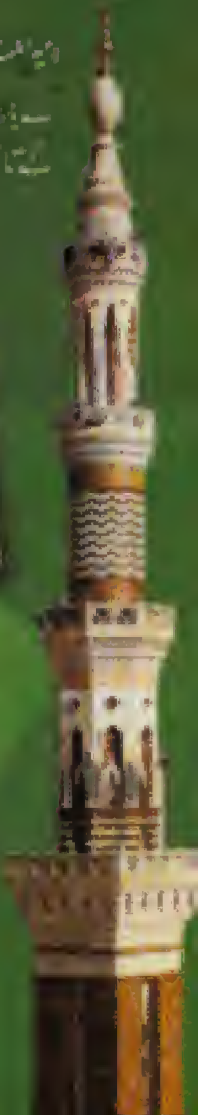

مکتبہ اعلیٰ حضرت

ہمیں امیرِاہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ سے پیار ہے !

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور علمائے کرام کی شفقت ومحبت کے نتیجے میں ''ہمیں امیر اہلسنت سے پیار ہے'' شائع کرنے کا شرف حاصل ہوگیا۔ چونکہ اس کتاب کو سالانہ اجتماع میں لانے کا اردادہ تھالہذا فقط جمع شدہ تاثرات کو شاملِ اشاعت کیا گیا، بلکہ ان میں سے بھی کئی عجلت کے باعث رہ گئے، ابھی بے شمار علمائے کرام باقی ہیں جن کے تاثرات حاصل کرنے میں راقم کی مصروفیت آڑے آگئی، ایسے علمائے کرام سے بے حد معذرت خواں ہوں۔ ان شاء اللہ عزوجل بہت جلد اس سلسلے کے دوسرے حصے میں اس کی کمی کو پورا کردیا جائے گا۔ ہماری مطالعہ فرمانے والے مسلمان بھائیوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اس کتاب کو عوام وعلماءِ اہلسنت تک پہنچا کر احسان عظیم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں اپنے اکابرین کے فیوض برکات سے مالا مال ہونے کی توفیق مرحمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق 16 ستمبر 2001

عرض مؤلف

الحمدللہ عزوجل راقم الحروف کی ایک عرصے ''امیر اہلسنت مدظلہ العالی'' سے فیوض وبرکات کی دولت سمیٹ رہا ہے مجھے دُور سے بھی آپ کی شخصیت کے مشاہدے کا شرف حاصل ہوا اور بے حد قریب رہ کر بھی، الحمدللہ راقم نے آپ کو ہر لحاظ سے کامل پایا۔

آپ عام لوگوں کے سامنے جس قسم کا طرزِ عمل اختیار فرماتے ہیں، گھر کے افراد اور پرانے قابلِ اعتماد اسلامی بھائیوں کے سامنے بھی اس میں کوئی فرق پیدا نہیں ہونے دیتے، کیونکہ فرائض وواجبات سنن ومستحبات پر مستقل عمل آپ کی عادت بن چکی ہے اور جب کوئی فعل انسان کی عادت میں شمار ہوجائے تو اس کی ادائیگی میں کسی قسم کے تکلف کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی بلکہ بغیر کسی مشقت کے فاعل سے وہ افعال، صادر ہوتے چلے جاتے ہیں اس کے برعکس عام مشاہدہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے سامنے ''عزت بنانے یا انہیں اپنے بارے میں بدگمانی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے'' بہت تکلف اور احتیاط سے کام لیتا ہے، لیکن جب

اپنے گھر والوں یا بے تکلف دوستوں یا قابلِ اعتماد ساتھیوں کے سامنے موجود ہو تو، کھانے، پینے، اُٹھنے، بیٹھنے، بولنے، خاموش رہنے، ہنسنے یا سنجیدہ رہنے میں سابقہ احتیاط نہیں رکھ پاتا بلکہ بسا اوقات تو خلاف شرع کام کا صدور بھی دیکھا گیا ہے، مثلاً جیسے گالی بک دینا، یا نماز قضا کر دینا، یا بلا عذر جماعت چھوڑ دینا وغیرہ وغیرہ۔

راقم نے آپ کو اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد متحرک پایا ہے۔ آپ کسی بھی خلاف شرع یا خلاف سنت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے بلکہ فوراً کسی احسن طریقے سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں مثلاً آپ کو اُلٹے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑانا چاہے تو کبھی بھی وصول نہیں فرماتے بلکہ محبت سے سمجھاتے ہیں کہ سیدھے ہاتھ سے دیجئے، کیونکہ حدیث شریف کے مطابق شیطان اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور لیتا ہے۔" یونہی کئی مرتبہ دیکھا کہ اگر کسی نے آپ کے سامنے کوئی بے احتیاطی کلمہ کہہ دیا تو فوراً تجدید ایمان کی تلقین فرماتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی مبلغ کا بیان سماعت فرماتے ہوئے پر مطلع ہوں، چاہے اس کا تعلق غلط تلفظ سے ہی کیوں نہ ہو، اختتام بیان پر تحریری طور پر اس کی نشاندہی فرما دیتے ہیں، اس طرح اصلاح بھی ہو جاتی ہیاور مبلغ کا پردہ بھی رہ جاتا ہے۔

اسلاف کرام کی مثل آپ بھی بہت گہرائی تک سوچنے کے عادی ہیں، جس کی بناء پر آپ کی سوچ وفکر میں انقلابی رنگ نمایاں نظر آتا ہے اور جسے سن کر عقل آپ پر ہونے والی عنایاتِ الٰہیہ کی معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مثلاً آپ اپنی گھڑی میں ہمیشہ مدینے شریف کا وقت ملا کر رکھتے ہیں، پاکستان اور مدینے کے وقت میں ۲ گھنٹے کا فرق ہے، اگر یہاں ۲ دو بج رہے ہیں تو اُس وقت مدینے میں بارہ بج رہے ہوں گے اس بارے میں آپ کی مدَنی سوچ یہ ہے، چونکہ ہمہ وقت تصور مدینہ میں مستغرق رہنا اعلیٰ درجہ کی سعادت مندی ہے، لہٰذا گھڑی میں بھی ایسا وقت ملا کر رکھنا چاہیے کہ جب اس کی طرف دیکھیں تو مدینہ یاد آ جائے۔

سبحان اللہ عزوجل! آپ ہر معاملے میں بے حد احتیاط سے کام لیتے ہیں، اور ہمہ وقت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی پیش نظر رہتی ہے۔ مثلاً مسجد میں کبھی مائک (mic) اوپر نیچے کرنا ہو تو پہلے اسپیکرز بند کرنے کا حکم فرماتے ہیں، کیونکہ کھلے ہونے کی وجہ سے بے حد شور ہوتا ہے اور مسجد کو بلا ضرورت بلند آواز سے بچانے کا حکم ہے۔ یونہی اگر خارج مسجد سے داخل مسجد آنا چاہیں تو ننگے پیر ہونے کی صورت میں کبھی بھی یوں نہیں دیکھا کہ بلا دریغ اندر تشریف لے آئے ہوں بلکہ پہلے پیروں پر لگی ہوئی مٹی چادر سے اچھی طرح صاف فرماتے ہیں، پھر داخل ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ کو جس عزت وبلندی سے نوازا ہے وہ کسی پر مخفی نہیں، لیکن اس کے باوجود آپ بے حد منکسر المزاج ہیں، علماء کی قدم ودست بوسی کرنا، ان کے استقبال کے لیے گھر سے باہر تشریف لانا، انہیں رخصت کرنے کے لیے گاڑی تک جانا اور دروازہ اپنے ہاتھ سے کھولنا، گھر میں آئے مہمانوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا اور روٹی پیش کرنا، زمین پر بیٹھنا، چٹائی پر سونا، اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ بسا اوقات سُوال کیا جاتا ہے کہ آپ ہمیں امیر اہلسنت کی کوئی کرامت سنائیے، جواب میں راقم عرض کرتا ہے کرامت سنائی نہیں بلکہ دیکھائی جائے گی تعجب کے ساتھ سُوال

ہوتا ہے کہ اچھا دکھایئے، جواب دیا جاتا ہے دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ کسی بھی اسلامی بھائی کو دیکھ لیجئے، یہی حضرت صاحب کی چلتی پھرتی کرامت ہے، امید ہے کہ اس معاملے میں آپ بھی راقم الحروف سے سو فیصد اتفاق فرمائیں گے۔

پندرھویں صدی ہجری میں ایسی یگانہ روزگار شخصیت کا حاصل ہونا یقیناً اہلسنت والجماعت کے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے ہمیں آپ کی عظمت و رفعت، خوبی و صلاحیت، محنت و جدوجہد اور اخلاص وللٰہیت کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طور بھی آگے بڑھ کر "مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ترقی و فروغ کے لیے" اپنی اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں اور آپ کے ساتھ دینی کاموں کو باعثِ سعادت سمجھنا چاہیے۔

اللہ عزوجل ہر مسلمان بھائی کو "**دعوت اسلامی**" کے پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو کر اخلاص و استقامت کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امیر اہلسنت اور دیگر علمائے حق کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم فرمائے۔ آمین

محمد اکمل عطاء عطاری قادری (مدظلہ العالی)

شارح بخاری ، فقیہِ اعظم ہند ، خلیفہ مجاز صدر الشریعہ (رحمۃ اللہ) سابق

صدر شعبۂ افتاء و ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور (انڈیا)

حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی (رحمۃ اللہ)

''**دعوت اسلامی**'' خالص سنی جماعت صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے،اس جماعت کے بانی **مولانا محمد الیاس** صاحب''مدظلہ العالی'' سے میں بار ہامل چکا ہوں۔وہ انتہائی خوش عقیدہ سنی،مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سختی سے پابند انسان ہیں اوروہ اپنے مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعے مسلک اعلیٰ حضرت ہی کی ترویج واشاعت کرتے ہیں،اسی لیے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ اس جماعت میں شریک ہوں اس کے ساتھ تعاون کریں اوراس کے پروگرام پر عمل کریں جولوگ اس جماعت پر نقطہ چینی کرتے ہیں اوراس جماعت سے لوگوں کوالگ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں،وہ خطا پر ہیں کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں اور کچھ لوگ ذاتی منفعت ومفاد کی وجہ سے اس کی مخالفت کرتے ہیں،ان لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔

فیضان سنت کتاب میں نے پوری پڑھی نہیں،کثرت کاراور ضعفِ بصارت کی وجہ سے معذور ہوں لیکن **مولانا محمد الیاس** صاحب''مدظلہ العالی'' کے طریقہ کاراوران کی روش سے مجھے یہ اندازہ ہے کہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں ہوگی دعوت اسلامی کے بہت سے معاندین نے **دعوت اسلامی** پر کئی ایک مہمل اعتراضات کیے لیکن اب تک کسی نے فیضان سنت کی کوئی ایسی بات پیش نہیں کی،جواہل سنت کے عقائد یااہل علمائے سنت کے ارشادات کے خلاف ہو،اگرہوتی تو یہ لوگ اٹھائے نہیں رکھتے۔بلکہ بعض معتمد علمائے اہل سنت نے اس کا مطالعہ کیا ہے مثلاً حضرت مولانا عبدالمبین صاحب مہتمم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ اگراس میں کوئی بات غلط ہوتی تو ضروراس کی نشاندہی کرتیاور مجھے ضرور مطلع کرتے جیسا کہ ان کی عادت کریمہ ہے،اس لیے آپ لوگ فیضان سنت کادرس ضرور دیا کریں۔

مولانا محمد الیاس ''مدظلہ العالی'' اس زمانے میں فی سبیل اللہ بغیر مشاہرے اورنذرانے کی طرف طمع کے،خالص اللہ عزوجل کے لیےاوراس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاجوئی کے لیے اتنا عظیم الشان عالم گیر پیمانے پر کام کررہے ہیں،جس کے نتیجے میں لاکھوں بدعقیدہ سنی صحیح العقیدہ ہوگئے اور لاکھوں شریعت سے بیزارافرادشریعت کے پابند ہوگئے،بڑے بڑے لکھ پتی،کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں،عمامہ باندھنے لگے،پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگے،اوردینی باتوں سے دلچسپی لینے لگے،دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے،کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبول ہو؟

حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **من تمسک بسنتی عند فسادہ امتی فلہ اجر مائۃ شھید** میری اُمت کے بگڑنے کے وقت جومیری سنت کاپابند ہوگااس کوشہیدوں کاثواب ملے گا۔ (مشکوۃ ص ۳۰)

جب امت کے بگڑنے کے وقت سنت کی پابندی کرنے والے کے لیے سو۱۰۰شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندہ خدا سنت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کوایک نہیں اکثرسنتوں کاپابند بنادے،اس کااجر کتنا ہوگا،جہاں تک ہوسکے **دعوت اسلامی** کے فروغ اورترقی کی کوشش کی جائے۔ واللہ تعالیٰ عالم

شیخ التفسیر والحدیث ، استاذ العلماء والفضلاء جامع المعقول والمنقول ،

حضرت علامہ مولانا

مفتی فیض احمد اویسی صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر، مولانا ابوبلال **محمد الیاس قادری** رضوی مدظلہ العالی کے متعلق کیا لکھے؟ الحمدللہ آپ کئی صفات کے حامل ہیں، سب سے بڑھ کر یہ عشق رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے دِل میں رچا ہوا ہے اور اعلیٰ حضرت سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے سچی محبت وعقیدت سے سرشار ہیں۔ تبلیغ کا کام جوانہوں نے تھوڑے عرصے میں سرانجام دیا یہ ان پر اللہ عزوجل کا عظیم احسان ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ اللہ اس مردِ مؤمن کی عمر دراز فرمائے اور جو عزائم رکھتے ہیں، اس میں کامیاب وکامران ہوں۔ آمین

مدینے کا بھکاری

فقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

استاذ الاساتذہ والعلماء والفقہاء ، عالمِ نبیل ، فاضلِ جلیل، مجاہد اہل سنت والجماعت مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی (دامت برکاتہم العالیہ)

امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے دین کی تعمیر و ترقی کے لیے مختلف افراد کو منتخب فرمایا اور ان حضرات میں بیشمار صلاحیتیں پیدا فرما کر عوام الناس کو ان سے استفادے کے شعور و جذبے سے نوازا۔

جیسے جیسے زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد و دوری ہوتی چلی جا رہی ہے، ویسے ویسے لوگوں میں اخلاقی و معاشرتی اور دینی لحاظ سے بگاڑ میں اضافہ بھی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور جیسے جیسے بگاڑ میں اضافہ ہو رہا ویسے ویسے اصلاحِ امت کے لیے محنت وجدوجہد کی ضرورت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے، خصوصاً جب کہ دشمنانِ اسلام قوتیں اور مذہب طاقتیں عوام اہلسنت کے ایمان کو تباہ برباد کر دینے والی کوششوں میں دن رات مصروفِ عمل ہیں۔

الحمدللہ عزوجل، علماء و مشائخ اہلسنت اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے حسبِ استطاعت اور اپنے نزدیک مؤثر طریقے کے مطابق ،اصلاحِ امت کی کوششوں میں اپنی قوت و صلاحیت استعمال فرما رہے ہیں۔ ان ہی دین کا درد رکھنے والے شخصیات میں سے ایک مولانا **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں، فقیر نے خود ان سے ملاقات کی ہے، انہیں بے حد متواضع، باعمل، عوام کا درد رکھنے والا، علمائے کرام کی تعظیم کرنے والا اور مذہبِ اسلام کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں بے حد مخلص پایا۔

مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج اور عوام الناس کی اصلاح کے سلسلے میں آپ کی محنت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں آپ کی تحریک سے وابستہ نوجوان کا سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈھلا ہوا سانچہ، خود پکار پکار کر مولانا کے اخلاص و استقامت و محنت و جدجہد مسلسل کی خبر دے رہا ہے۔ بلا مبالغہ آپ اہلِ سنت کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور ''تبلیغی جماعت کے توڑ'' کے آپ کے ساتھ تعاون بے حد ضروری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو مزید صلاحیتوں سے نوازے اور انہیں اسی طرح اخلاص و استقامت سے دین کی خدمت کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین (مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی)

عالم با عمل ، محسنِ اہل سنت ، عاشقِ ماہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مہتمم

مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق صاحب (مدظلہ العالی)

کتاب وسنت کی عالمگیر تحریک کے بانی امیرِ **دعوتِ اسلامی** ، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، مونسِ اہلِ سنت، نمونۂ اسلاف، مجسمۂ فیضِ غوث ورضا عالم باعمل، عاشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس** عطار قادری رضوی ضیائی "مدظلہ العالی" وجود باوجود تمام اہلِ اسلام بالخصوص اہلِ سنت وجماعت کے لیے انعامِ الٰہی ہے، اور قطبِ مدینہ شیخ العرب والعجم کے ذریعے سے مجسم فیضانِ مدینہ ہیں، تعلیم وامارت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اَن گنت صلاحیتوں کا حامل بنایا ہے، زہد وتقویٰ، مجاہدہ وریاضت میں یادگارِ اسلاف ہیں، اتباعِ سنت کی پابندی عشقِ صادق کی علامت ہے۔ ذکر اذکار کی کیفیت جنوں کی حد تک ہے۔ اہلسنت وجماعت کو حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار کر کے صلوۃ وسنت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پاسداری کا خوگر بنانے کے لیے انتہائی خوبصورتی کے ساتھ محبت والفت کے ماحول میں ایک مذہبی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی خداداد صلاحیت مثالی ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند

اکابرینِ اہلِ سنت کا اس کام کے لیے آپ کی ذات کی منتخب کرنا منشاءِ ایزدی کا فیصلہ تھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے آپ کی شب وروز کی محنتِ شاقہ نے بہت جلد رنگ دکھایا کہ سالہا سال میں ہونے والا کام قلیل مدت میں مکمل ہوا، تمام بزرگانِ دین سے محبت بالخصوص غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام اہلِ سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز سے والہانہ عقیدت نے آپ کو معاصرین میں یگانہ اور فرزانہ بنا دیا۔

آپ نے اگرچہ فارغ التحصیل ہونے کی حد تک کسی مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی، مگر ذمہ داری کا کمال احساس فرماتے ہوئے کثرتِ مطالعہ، بحث وتمحیص اور اکابر علماءِ کرام سے تحقیق وتدقیق کت ذریعہ سے مسائلِ شرعیہ پر عبور حاصل کر لیا۔ امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کا مطالعہ، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے۔ ان کے مسلک پر تصلب، شریعتِ مطہرہ کی پابندی، روحانی عروج کا سبب ہے۔ اس مسائلِ دینیہ کے حل پر آپ کی دسترس اور ملکہ وصلاحیت کو علم لدنی کہا جا سکتا ہے، حج وعمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب "رفیق الحرمین" اور "رفیق المعتمرین" فقہ میں آپ کی تحقیق وتدقیق کی غماز ہیں، اصلاح وتربیت کے لیے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر "فیضانِ سنت" شاہد عدل ہے۔ علمِ دین سے غایت درجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کا احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا موجب ہے۔

علمائے کرام کی دست بوسی ہی نہیں، قدم بوسی کو فخر سمجھتے ہیں، مریدین اور احباب کو علم دین کے حصول کی ترغیب دیتے ہیں، متعدد مریدین جید علماء بن چکے ہیں، جگہ جگہ **"فیضان مدینہ"** کے نام سے مدارس قائم کروائے ہیں، جن میں نونہالانِ قوم کی تربیت فرمانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حب اہل بیت کرام کی بنیاد پر ہوتی ہے، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والہانہ محبت' قابلِ تقلید ہے۔ مدینہ شریف میں زمین پر بچھے ہوئے فولادی ڈھکنوں پر المدینہ لکھا ہوتا ہے، میں نے خود انہیں جھک کر چومتے دیکھا ہے، سرزمین مدینہ شریف کا دوزانوں بیٹھ کر عقیدت واحترام سے بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

تحریر اور گفتگو میں مکہ و مدینہ کا تکرار، نقش نعلین مبارک سے عقیدت و محبت، جشن ولادت پر تمام تر مسرتوں کا اظہار، آپ کے عشق صادق کے دلائل ہیں، روز بروز ترقی قبولیت کی علامت ہے۔ سنتوں پر عمل کرنا اور کرانا آپ کی پہچان بن چکا ہے حتیٰ کہ سنت کے مطابق انداز گفتگو، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض کرم سے انقلابی تاثیر کا حامل ہے جس کا مشاہدہ دن رات مسلمانوں میں بالخصوص نوجوان نسل میں شریعت مطہرہ کی پابندی سے ظاہر ہورہا ہے۔ گانوں کی بجائے زبانوں پر صلوٰۃ سلام نعت کے ترانے ہیں، چہرہ پر سنت مبارک اور سر پر عمامہ کا تاج ہے، خواتین میں شرم وحیا اور پردہ کا رجحان ہے، نعت اور نظم میں جو کچھ فرماتے ہیں، آپ کے عملِ صادق کا عکس ہے۔

اللہ تعالیٰ نظرِ بد اور شر حاسد سے محفوظ فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ اہل سنت و جماعت کی بھلائی کے لیے عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین

مناظر اہلسنت ، خلیفۂ مجاز مفتی اعظم ہند (رحمتہ اللہ) خطیب جامع مسجد فریدیہ بلدیہ میلسی

حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی بریلوی (دامت برکاتہم العالیہ)

﴿فدائے مدینہ﴾

حضرت مولانا الحاج محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی اطال اللہ عمرہ مذہب حق اہلِ سنت ومسلک سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم ناشر و مبلغ و پاسبان و ترجمان ہیں، اتباع سنت و شریعت اور جذبہ تبلیغ دین میں اپنے زمانے کے فرد یگانہ ہیں۔

جیسے فی زمانہ یہ کہا جاتا ہے "علم پر جن کا پورا پورا عمل ہے وہ محدث اعظم علامہ ابوالفضل **محمد سردار احمد صاحب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس دور میں حضرت علامہ **محمد الیاس** عطار قادری رضوی ضیائی سلمہ ربہ کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے علم پر بہر نوع عمل فرماتے ہیں ان کا اخلاص دینی، مذہبی، مسلکی جذبہ اور ولولہ قابلِ قدوت و باعثِ فخر ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو زیادہ سے زیادہ وسیع فرمائے، ان کی خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے۔ انہوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بندگانِ خدا عزوجل فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم وفدایانِ غوث و رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنا دیا۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ان کی حفاظت فرمائے اور حفظ وامان میں رکھے۔ **"دعوت اسلامی"** کے پیارے دینی بھائیوں کو حضرت مولانا صاحب کا اتباع اور جذبہ صادقہ نصیب فرمائے۔ آمین

نمونۂ اسلاف ، عالم نبیل ، پاسبان مسلک رضا، خلیفہ مجاز محدث اعظم

پاکستان (رحمتہ اللہ)

خطیب زینتہ المساجد دارالسلام گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب (مدظلہ العالی)

السلام علیکم ! تاریخ ۱۴۲۱/۶/۱۷ھ

مبلغ اسلام وسنت خیرالانام (علیہ الصلوۃ والسلام) مولانا **محمد الیاس** قادری امیر دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی عمر و صحت میں مولیٰ تعالی بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا. برکت عطا فرمائے اور انہیں ہمیشہ حفظ وامان میں رکھے۔

ماشاءاللہ عزوجل انہوں نے مجموعی طور پر تبلیغ اسلام وخدمات میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شمع جلا کر انہیں عاشقِ مدینہ اور فدائے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنادیا ہے۔

الحمدللہ! ان کا **سالانہ اجتماع** بھی بہت اہمیت کا حامل ہے اور دعوت اسلامی کے نوجوانوں کی کارکردگی، مقصد سے لگن اور ڈسپلن بھی قابلِ داد ہے اور مختلف اہم مقامات پر وسیع اراضی پر **فیضان مدینہ** و دعوت اسلامی کے تعمیری مراکز تعمیر کرنا بھی تاریخی کردار ہے۔ جبکہ بکثرت مقامات پر ہفت روزہ وماہانہ محافل اور بڑی تعداد میں **مدرسہ المدینہ** اور **مکتبہ المدینہ** نے بھی دعوتِ اسلامی کو مدینے کے ۱۲ چاند لگادیے ہیں۔ خدا تعالی نظرِ بد اور شر اعداء وشرار سے محفوظ رکھے اور یہ کاروانِ مدینہ ہمیشہ رواں دواں رہے۔ آمین

جامع المعقول والمنقولات مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حضرت علامہ مولانا مفتی گل احمد عتیقی صاحب (دامت فیوضہم)

بسمہ سبحانہ و تعالیٰ حامداً مصلیاً ومسلماً

مخدومِ اہلِ سنت محسنِ ملت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس** قادری صاحب امیر **دعوت اسلامی**، نادرِ روزگار شخصیت اور یادگارِ سلف ہیں، آپ کے خلوص وللّٰہیت، شبانہ روز تبلیغی مساعی اور تبلیغی حکمتِ عملی سے مختصر وقت میں ہزاروں گمراہ، راہِ راست پر آ گئے اور ہزاروں غافل دل حبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرکز بن گئے اور ہزاروں غیر متبعین سنت، سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیکرِ مجسم بن گئے، سینکڑوں رہزن، رہنما و ہادی بن گئے اور ہزاروں اَن پڑھ تعلیمِ دین کے زیور سے آراستہ ہو کر مبلغِ اسلام بن گئے اور ہزاروں دنیادار باعثِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور ہزاروں فاسق و فاجر، فسق و فجور سے تائب ہو کر متقی و پرہیزگار بن گئے۔

تو واضح ہے کہ اتنے مختصر عرصہ میں اتنے کارہائے نمایاں انجام دے کر لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اتباعِ سنت اور حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمع کو روشن کرنا کوئی معمولی بات نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تبلیغ، سلف کے جذبے اور لگن تبلیغ کی اور آپ کی ذات سلف کی روحانی فیض کی مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عالمِ دین، شیخِ دین متین اور خانقاہی سجادوں نشینوں اور عوام و خواص کو یہی جذبہ اور یہی لگن عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو کامیابیوں سے ہم کنار کرے اور موصوف کو عمرِ نوح (علیہ السلام) سے نواز کر ان کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے، تاکہ مسلمان آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔ (۲۰۰۰/۸/۱ بوقت ساڑھے سات بجے)

آمین بجاہِ النبی الامین

فقط والسلام

محمد گل احمد خان عتیقی

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری گیٹ لاہور

فاضلِ جلیل ، عالم نبیل ، استاذ العلماء والفضلاء

حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۸۰ء کی بات ہے جب راقم دارالعلوم امجدیہ کراچی میں دورۂ حدیث کا طالب علم تھا، اپنے ایک دوست کے ساتھ یہ سن کر کہ ''ککری گراؤنڈ میں یومِ رضا کے سلسلے میں جلسہ ہو رہا ہے۔'' ککری گراؤنڈ پہنچا۔ اس وقت ایک نوجوان سر پر جناح کیپ لگائے تقریر کررہا تھا۔ میں نے کہا کہ ''مولانا **محمد الیاس** صاحب ہیں، ان کا تعلق میمن برادری سے ہے، یہ شہید مسجد کے امام ہیں اور یومِ رضا کا پروگرام انہیں کی کوشش سے ہوتا ہے''۔

اس وقت کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ نوجوان جسے آج صرف مولانا صاحب کہا جارہا ہے، کل دنیا اسے امیر اہلسنت کہے گی۔ آج جس سنت کے وقار کی علامت بن کر ساری دنیا پر چھا جائے گا۔ آج جس کے زیرِ اثر چند ساتھی ہیں، کل ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اس کے جانثار خدام ہوں گے۔ آج جس کو سننے کے لیے دو تین سو آدمی جمع ہیں، کل اس کی تقریر سے دنیا فیض یاب ہوگی۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم ہر میدان میں پیچھے ہیں سیاست کا میدان ہو یا دین کا، تعلیم کا شعبہ ہو یا تبلیغ کا، ہماری کارکردگی ہر شعبہ میں مایوس کن ہے اس کے برعکس بدمذہب جماعتیں ہر میدان میں سرگرم ہیں، ان کی تبلیغی جماعت سے متاثر ہوکر نہ جانے کتنے لوگ جادۂ حق سے بھٹک چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت امیر اہلسنت کا بھلا کرے جنہوں نے **دعوتِ اسلامی** کے نام سے ایسی دینی، اصلاحی جماعت قائم فرمائی جس سے نجدیت وہابیت کے سیلاب کے آگے بند باندھا، جس ہزاروں لاکھوں افراد وابستہ ہو کر اپنی زندگی اتباعِ شریعت میں گزار کر اور دلوں کو حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار کر کے اپنے سینہ کو مدینہ بنائے ہوئے ہیں۔ ہم شب و روز وعظ کے ذریعے لوگوں کو اسلامی زندگی اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ ہمارے وعظ سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ضرور ہوتا ہے اور لوگ حسنِ خطابت سے محظوظ ہی ہوتے ہیں، مگر بہت کم لوگوں کو زندگی میں انقلاب آتا ہے۔ اس کے برعکس حضرت کا اندازِ بیان ہی کا اثر ہے کہ اس دورِ فتن میں جس میں سر پر ٹوپی رکھنا بھی کسی آزمائش سے کم نہیں، نوجوانوں کے چہروں پر داڑھی اور سروں پر عمامے سجادیے ہیں اور دین سے دور لوگوں کو دین کا شیدائی اور تاریک دلوں کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے منور اور قساوتِ قلب کا شکار ہوجانے والے لوگوں کو سوز و گداز کی لذتوں سے آشنا کردیا۔

میں حضرت امیر اہلسنت سے کئی بار مل چکا ہوں ۔ بحمدہ تعالی میں نے انہیں عاجز ومنکسر اور علماء کا مؤدب پایا۔ اعلی حضرت سیدی امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں ان کی تحقیق پر بہت زیادہ اعتماد فرماتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے معاصر علماء کی تحقیق کو علوم رضویہ کی کسوٹی پر رکھ کر اس کے صواب و نا صواب ہونے کا فیصلہ فرماتے ہیں۔

مسائل دینیہ میں نظر عمیق رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اعلی حضرت قدس سرہ العزیز کی تصانیف کا جو علوم و معارف کا خزینہ اور فقہ کی وادی میں قدم رکھنے والوں کے لیے خضر راہ کا کام دیتی ہیں، گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔

دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں بہت زیادہ کوشاں رہتے ہیں ۔ جس کا بین ثبوت فیضانِ مدینہ سبزی منڈی، مدرسۃ المدینہ گلستان جوہر اور دعوتِ اسلامی کی زیرِ نگرانی چلنے والے چھوٹے بڑے سینکڑوں مدارس ہیں ۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ حضرت امیر اہلسنت کی مساعی دینیہ کو قبول فرما کر انہیں دارین کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے فیض کو عام فرمائے۔ آمین

والسلام

مجاهد اهل سنت ، عالم با علم ، اساذ الاساتذه ، رئيس المدرسين

ناظم تعليمات جامعه نظاميه رضويه لاپور

حضرت علامه مولانا عبد الستار سعيدی صاحب (دامت برکاتهم العاليه)

حضرت **الیاس** عطار قادری صاحب بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور متبع سنت رسول ہیں ۔ حضرت مولانا الیاس عطار قادری صاحب خصوصاً تبلیغی جماعت کو پسپا کرنے میں دن رات محنت کر رہے ہیں ۔ یہ ایسی شخصیت ہیں کہ انکے علاوہ ایسا کوئی آدمی ایسا کام نہیں کر رہا۔

حضرت مولانا **الیاس** عطار قادری صاحب بڑے خلوص والے ہیں اور بڑے شفیق ہیں اور انکی وجہ سے لوگ جوق در جوق سنتوں کو اپنا رہے ہیں اور دنیا بھر میں ان کا فیضان جاری و ساری ہے ۔ حضرت مولانا علمائے کرام سے خصوصی محبت فرماتے ہیں اور ادب و احترام کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنے دیتے اور مریدین کو بھی ادب و احترام کی نصیحت فرماتے رہتے ہیں ۔ اللہ تعالی ان کے علم و عمر اور فیض میں برکتیں عطا فرمائے آمین۔

شارح سلام رضا ، فقیہ العصر ، مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

حضرت علامہ مولانا مفتی خان قادری صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس** عطار قادری ہمارے دور کی ایک باعمل اور باکردار شخصیت ہیں۔انہوں نے اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ دین میں نہایت محنت اور جدوجہد سے کام لیا ہے،اس کا عملی ثبوت "**دعوت اسلامی**" کی صورت میں موجود ہے۔

انہوں نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ایک ایسے خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے جس کی ضرورت کئی سالوں سے محسوس کی جا رہی تھی۔انہوں نے معاشرے اور نوجوان نسل کی دعوت اسلامی کی صورت میں ایسا پلیٹ فورم مہیا کیا جو بدعملی اور بدعقیدگی سے محفوظ ہے۔جب کہ ان سے پہلے بھی لوگ دین کا کام کرنا چاہتے تھے مگر ان کے پاس کوئی مناسب پلیٹ فورم نہ تھا،جس کی وجہ سے وہ ایسی جماعتوں کی طرف رخ کرتے جو حسن عقیدہ کی مالک نہ تھیں۔بحمداللہ دعوت اسلامی کا پلیٹ فورم مہیا ہوجانے کی وجہ سے لوگوں کی مایوسی اور کہیں اور جانے کی مجبوری ختم ہوئی۔

امیر دعوتِ اسلامی حضرت مولانا نے جہاں تبلیغ دین میں نہ صرف تقریر کو ذریعہ بنایا بلکہ تحریر کے ذریعے بھی دین کی خدمات سرانجام دیں،خصوصاً "**فیضان سنت**" جیسی کتاب انہوں نے مرتب کی ، جو آج گوشے گوشے میں پہنچ چکی ہے اور لوگ اس سے تعلیمات حاصل کر رہے ہیں۔نعتیہ شاعری میں آپ نعت تحریر فرمانے اور کہنے میں ایک اپنا مقام رکھتے ہیں، مجھے ان کا استغاثہ کہ جو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ لوگ نیکی کی طرف آئیں ، بدعملی سے کنارہ کشی کریں، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار ہوجائیں،بہت پسند ہے۔

مولانا کے امتیازات میں سادگی کو نہایت ہی عظمت حاصل ہے میری ان سے کراچی مرکز میں ملاقات ہوئی تھی میں نے انہیں ہر قسم کے تکلف سے بالاتر محسوس کیا،اہل محبت کے لیے ان کے سینے میں تڑپ اور درد محسوس کیا۔بحمداللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن کے ساتھ ہزاروں ، لاکھوں نوجوانوں کو لگن اور محبت عطا فرمائی ہے اور ان کو دلوں میں اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کا رشتہ استوار فرمایا ہے۔حضرت مولانا کی دینی خدمات میں دینی مدارس کا قیام بہت بڑی خدمت ہے کہ جس میں شعبۂ حفظ وقرأت کی تعلیم دی جاتی ہے۔جبکہ لاہور، کراچی کے شہروں میں درسِ نظامی کی تعلیم وتدریس کا بھی انتظام کیا گیا ہے،جبکہ حفظ وقرأت کے مدارس کہ جن کی تعداد بلا مبالغہ سینکڑوں ہے، میں بعدِ حفظ طلبہ کو آگے جدید ٹیکنالوجی اور طرزِ تعلیم سے روشناس کروانے کے لیے اکیڈمیوں کا قیام بھی شامل ہے،جن میں بذریعہ کمپیوٹر تعلیم کو عام کیا جارہا ہے۔

حضرت مولانا کے تربیت یافتہ لوگ معاشرے میں اسلام کی سربلندی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت اور دینی خدمت کے سلسلے میں نہ صرف پرجوش اور جدوجہد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں بلکہ مستقبل میں امتِ مسلمہ میں انقلابی تبدیلی لانے کے سلسلے میں پُرعزم دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت مولانا کے زیرِ سرپرستی دعوت اسلامی کے مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے اجتماع میں عوام الناس کی کثیر شمولیت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ لوگوں نے ان کی جماعت کا رخ کیا ہے ان کی جماعت کے لوگوں کے لیے نہ صرف دعا گو رہتا ہوں بلکہ دیگر اہلِ علم و دانش حضرات سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ حضرت الیاس قادری مدظلہ عالی کے علم و عمل، خدمتِ دین میں برکت عطا فرمائے اور انہیں قبول فرمائے۔ آمین

دعا گو ! محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۱

یادگارِ اسلاف ، خطیب آستانہ علیہ شیخ السلام والمسلمین، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعلی علیہ

پاک پتن شریف

حضرت علامہ مولانا محمد یا صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی صورت میں اہل سنت کو بہت بڑا سرمایہ عطا فرمایا ہے، جن کی شب و روز تبلیغی اجتماعات سے ہزاروں لوگ فسق و فجور سے نکل کر راہِ ہدایت پر آچکے ہیں۔

فقیر کو ملتان شریف کے اجتماع میں حاضری کا موقع ملا، ایک ہوٹل پر ایک بچے کو دیکھا، "کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ رہا تھا۔" بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا یہ حضرت کی تبلیغ کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو احیائے اہل سنت کے لیے طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین

محققِ اہل سنت ، استاذ المدرسین ، سریع القلم مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج ۲۰۰۰ء سے چند سال قبل اجتماعی تبلیغی سلسلہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں تھا جو تبلیغ کے نام پر بدعقیدگی کے تعفن سے فضاء کو مکدر اور بدبودار کررہے تھے۔ کثیر سادہ لوح مسلمان تبلیغ دین اور اصلاح نفس کے پرکشش نعرے کے پس منظر میں پائی جان والی گمراہ کن تحریک سے ناواقفیت کی وجہ سے عقائد صحیحہ کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

لیکن الحمدللہ! گزشتہ سالوں سے اجتماعی تبلیغی تحریک نے تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کی دنیا میں ایک انقلاب بپا کیا اور دین کی اصل یعنی محبوبِ رب کائنات عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روشنی میں دین کی اشاعت نے جہاں نوجوان نسل نے سنت رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پابند بنایا اور ہر طرف چہروں پر داڑھی مبارک اور عمامہ کے تاج کی بہاریں نظر آنے لگیں، وہاں یہ تبلیغ عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رنگ پر رنگ دی گئی اور "الصَّلٰوۃُ والسَّلام عَلَیْک یا رسُول اللّٰہ" ایسے ایمان پرور اندازِ صلوٰۃ و سلام سے عالمِ اسلام گونج اُٹھا۔ اس میں تمام کامیابی اور ملتِ اسلامیہ کو بدعقیدہ نام نہاد مبلغین کی دام تزویر سے بچانے کا سہرا **حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری** زید مجدہ **"امیر دعوت اسلامی"** کے سر سجتا ہے۔

اور اس فقیر پر تقصیر کے نزدیک حضرت امیر دعوتِ اسلامی کی عظمت وشان اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کے ذریعے دینِ اسلام کے اتنے عظیم انقلاب سے عالمِ اسلام کے قلب وروح کو منور اور عالم ظاہر کو سنتِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بہار عطا فرمائی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ذاتِ رحیم وکریم حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ کے لگائے ہوئے پودے کو جو شجرِ پرثمر بن چکا ہے، مخالفین کے تعصب وعناد کے آرے سے محفوظ رکھے اور یہ شمع سے شمع جلتی رہے اور تا قیامت اہلِ سنت و جماعت کا یہ اجتماع تبلیغی نظام قائم ودائم اور ثمر آور رہے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیتہ والتسلیم

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۲ جمادہ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ ---- ۲۶ جولائی ۲۰۰۰ء بروز بدھ

جناب مولانا محمد محب اللہ صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا **محمد الیاس** عطار قادری صاحب مدظلہ العالی سے احقر پہلی مرتبہ اس وقت متاثر ہوا، جب ایک بار ملتان میں عالمی اجتماع ہو رہا تھا۔ اسی وقت شب میں ریڈیو پاکستان لگایا تو اجتماع کی کاروائی نشر ہو رہی تھی اور بہت ہی رقت انگیز دعا کو میں سننے لگا، یہاں تک کہ احقر کے سیاہ دل پر رقت طاری ہو گئی، جب دعا ختم ہوئی تو ریڈیو پاکستان نے بتایا کہ امیر اہلسنت امیر ملت حضرت مولانا الیاس عطار قادری مدظلہ العالی دعا فرما رہے تھے۔

میں سوچنے لگا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں یا حقیقت؟ جب سے خواہش ہوئی کہ حضرت مولانا موصوف کون ہیں۔۔۔۔اور کیا ہیں؟ اور ان کی دعوت کا مقصد کیا ہے؟

ابا حضور شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی صاحب قدس سرہ العزیز کولمبو سفر سے واپس آئے تو کسی عقیدت مند نے ابا حضور کو فیضان سنت تحفہ میں پیش کی تھی۔ جب غریب خانہ تشریف لائے تو فیضانِ سنت بھی لائے اور میں نے پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ شروع کر دیا، جیسے جیسے مطالعہ کرتا گیا، دل میں یہ بات اترتی گئی کہ یہ یقیناً مقبول بارگاہ کتاب ہے اور یقیناً سچے عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لکھا ہے۔ میں احقر نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کتاب کو تنہا نہیں پڑھنا چاہیے، اسے مسجدِ برکات میں رکھ دیں اور امام صاحب کو گزارش کریں کہ آپ بعدِ نمازِ عصر اس کو پڑھیں تا کہ سب لوگ فائدہ اُٹھائیں۔ اور ابا حضور جس کی تعریف کریں اور جس کے متعلق یہ فرمادیں کہ پچاس ۵۰ سال میں علماء نے جو نہیں کیا وہ مولانا الیاس نے چند سالوں میں کر دیا۔ اور ان کی تعریف و توصیف نجی اور عام محفلوں میں کریں، وہ ہمارے لیے ہر طرح سے سند ہے اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے اور ان کی دعوت کو عام فرمائے آمین۔ ملاقات کا اشتیاق بہت ہے دیکھئے کب بخت آوری ہوتی ہے۔

احقر

محمد محب الحق

گھوسی موٗ ہند

عالم با عمل ، عاشقِ ماہِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدرس دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضرت مولانا جناب حلیم احمد اشرفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد امام الاولین والاخرین وعلی الہ اصحابہ الطیبین الطاھرین اما بعد

ہمارے ملک برصغیر پاک ہند میں بہت سی مذہبی تنظیمیں کام کرتی ہیں اور ہر ایک کا دعوی ہے کہ وہ دین سے برگشتہ لوگوں کو اللہ عزوجل اور رسولوں علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف بلانے کا کام بہت شدومد سے کررہے ہیں، ان میں ایک نام دعوت اسلامی کا ہے اس تحریک نے اپنی طرف ہماری توجہ کو کھینچا وہ بات یہ تھی کہ اس فیشن کے زمانے میں جب کہ ہر جوان اپنے آپ کو ماڈرن اور روشن خیال بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس پر پرانے خیالات اور دقیانوسی ہونے کا الزام نہ لگنے پائے اور اس خیال میں اتنی ترقی کی کہ مذہبی شعائر سے بھی گریز کرنے لگے۔

لیکن دعوت اسلامی سے وابستہ نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ باقاعدہ داڑھیاں رکھے ہوئے ہیں، سر پر عمامہ شریف ہے اور فیشن زدہ کپڑوں سے محفوظ بھی ہے، لطیف بالائے لطیف یہ ہے کہ جس ماحول میں نوجوان لڑکے اپنے آپ کو فیشن زدہ دکھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یہ دعوت اسلامی کا جوان زمانہ وحال کے خیالات سے بے نیاز ہو کر بڑے جذبے کے ساتھ اپنی صورت، اپنی شکل، اپنا لباس سچے مسلم جیسا بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ اس تحریک کا سربراہ یقیناً کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے ارادے اور نیت میں مخلص ہے، تصنع سے پاک ہے اور اس کا دل بھی عنداللہ بھی مقبول ہے، اس کی حسن نیت کا یہ ثمر ہے کہ یہ تحریک بڑی تیزی کے ساتھ ہر حلقہ اور ہر طبقہ اور ملک کے ہر حصے میں پھیلتی جارہی ہے، خاص کر نوجوان طبقہ اس کی طرف بھاگا چلا آرہا ہے اردو کا مشہور مقولہ کے مطابق " جو بات دل سے نکلتی ھے اثر رکھتی ھے"..

امیر دعوت اسلامی جناب محمد الیاس عطار قادری صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ میری کوئی خاص شناسائی نہیں ہے۔ لیکن جابجا دعوت اسلامی کے مختلف اجتماعات میں ان کو دیکھا ہے۔ مولانا مفتی محمد وقارالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی ان کو آتے جاتے دیکھا، میرے دل نے گواہی دی کہ یہ شخص اپنے ارادے میں " لومتہ لائم" صادق اور سچا ہے اور اپنے عزم کا پکا ہے۔ دوسری قابلِ قدر بات یہ کہ بدمذہبوں کے مقابلے میں اہلسنت کی کوئی تحریک واشاعت کا سلسلہ ہے تو اس

دعوت اسلامی کو پیش کیا جا سکتا ہے۔اس دعوت نے لوگوں کے سامنے ایک علمی پروگرام رکھا ہے، صرف وعظ و نصیحت نہیں بلکہ یہ امور ہیں، جن پر عمل کر کے گمراہ لوگوں سے اپنے آپ کو بالکل ممتاز و ممیز کر سکتا ہے۔ چند دن پہلے عالمی میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانفرنس کے عرب و ہند کے بہت ہی معروف اکابر علماء کرام تشریف لائے تھے۔ دورانِ بیان حضرت شیخ ہاشم الرفاعی مدظلہ العالی نے فرمایا کہ جناب محمد الیاس عطار قادری موجودہ وقت کے مجدد ہیں یہ مسئلہ اہلِ علم کے حضرات کے درمیان موضوع بحث بن گیا، زیادہ تر باتیں موضوع کی مخالف میں آئیں۔ میرے لیے اس موضوع پر لب کشائی جرأت زندانہ ہوگی لیکن فارسی کا ایک شعر ہے۔

بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک　　　ترا چناں کہ تو ای دیدۂ کجا بیند

میرے فہم ناقص میں جو بات ہے وہ عرض کر رہا ہوں، ''سنجیدگی سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی اصلاح احوال کے لیے بہت سی صورتیں اختیار کی گئیں اور اب بھی اپنے مذاق کے اعتبار سے کدوکاش کی جا رہی ہے اور مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے ایک نیا طریقہ اور نیاز پروگرام شروع کیا اور اپنے مقصد میں بڑی عظیم کامیابی حاصل کی اور ہمارے نوجوانوں کا کثیر طبقہ نے طرزِ تبلیغ سے دین کی طرف بڑی شدومد سے راغب ہے۔ پاکستان میں آہ دیکھ لیں پنجاب ہو یا کراچی، سرحد ہو یا بلوچستان بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں اور لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہوتا ہے۔ مجدد کا ظہور اسی وقت ہوتا ہے، جب شعارِ اسلامی سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لوگوں کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ مجددِ وقت کے تعلیمات پر لوگ عمل پیرا ہو جاتے ہیں اور یہی بات جناب محمد الیاس عطار قادری صاحب کی تحریک پر صادق آتی ہے، ان کے ذہن میں ایک نئی سوچ آئی اور نیا انداز اختیار کیا اور نتیجے کے اعتبار سے یہ نیا طرز انتہائی کامیاب و کامران ہے تو ایسی سوچ کا مفکر اگر مجدد نہیں تو اور کیا ہے؟ شرعی اصطلاح میں مجدد کا مفہوم یہی ہے اور لغت بھی اس کی تائید کر رہی ہے۔　**اللّٰہ بس باقی ہوس**

۱۸ فروری ۲۰۰۱ء　بندۂ ناچار امیدوار رحمتِ کردگار

حلیم احمد اشرفی نعیمی غفرلہ الغفار

خادم دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵

مترجم قرآن ، فخر اہل سنت ، مصنف کتب کثیرہ ڈائریکٹر پاک سنی اکیڈمی گوجرنوالہ

حضرت علامہ مفتی محمد رضا المصطفی ظریف قادری مدظلہ العالی

برصغیر پاک و ہند میں سیدنا امام ربانی مجدد الفِ ثانی اور اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تجدیدی کارناموں نے شجرِ اسلام کے لیے جس بہترین آبیاری کا کام دیا، اس کے اثرات عرصۂ دراز تک قائم رہے۔ پھر وہ وقت آیا کہ فرنگی تہذیبوں کے بادل منڈلانے لگے اور بدعقیدگی کی تاریکیاں چھانے لگیں، فرزندانِ توحید کا رشتہ ان کے خالقِ حقیقی اور ہادیٔ برحق علیہ السلام سے توڑنے کی مذموم جسارتیں ہونے لگیں۔

ایسے حالات میں ملتِ اسلامیہ کو ایسے مردِ مجاہد کی ضرورت تھی، جو جرأتِ امام ربانی سے بھی سرشار ہوتا اور جذبہ اعلیٰ حضرت سے بھی معمور، نیز اسلاف کی مجسم عملی تصویر بھی ہوتا۔ خدائے لایزال جل وعلا کا لاکھ لاکھ شکر ہے وہ مجاہدہ "**حضرت مولانا محمد الیاس قادری**" زید مجدہ کی شکل میں میدانِ عمل میں آیا۔ احیائے سنت اور تحفظ عقائدِ اہل اسلام کی تحریک لے کر بڑی تھوڑی مدت میں بدرِ منیر کی طرح آسمان رشد و ہدایت پر تاباں نظر آنے لگا۔ اور ان کی تحریک کی برکت سے ملت کے نوجوانوں جو راہِ راست سے بھٹک رہے تھے اور اپنے عظیم محسن کو بھولے جارہے تھے، صراطِ مستقیم پر آنے لگے۔ داڑھی، عمامہ جیسی سنت مبارکہ سے نفرت کرنے والے انہیں کی زینت و بہار میں دل شاد نظر آنے لگے۔ **للہ الحمد حمد اکثیرا**

دُعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت موصوف کے علم و عمل اور مزید جذبۂ خدمتِ دین میں برکت فرمائے اور احیائے سنت کی تحریک "**دعوت اسلامی**" کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ آمین بحرمۃ طٰہٰ و یٰسین

سند الفضلاء ، مجمع الفضل ، صاحب العلم والجاه

حضرت علامہ مولانا جناب عظمت علی صاحب دامت فیوضہم

اشرف المدرسہ اوکاڑہ

امیرِ اہلسنت عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ باعمل، پیکرِ سنت، نائبِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نائبِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشقِ مدینہ، مبلغ عصر، عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل حضرت علامہ مولانا امیر دعوت اسلامی ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ، آپ کی شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے وہ عروج عطا فرمایا کہ اس پرفتن دور میں اگر بغیر کسی ڈر خوف کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشن کی اشاعت کا فریضہ بہت ہی اچھے انداز اور بڑے ہی پیارے طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں وہ تاثیر عطا فرمائی جو کوئی آپ کا بیان آپ کی نعت، آپ کی تصانیف پڑھتا ہے، وہ اپنے ماضی کی طرف ضرور دیکھتا ہے۔ آپ کے بیان سے لاکھوں لوگ راہ راست پر آ کر دینِ مصطفیٰ کا اہم فریضہ تبلیغ کا کام بہت ہی خلوص سے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت لوگوں کے قلوب میں ڈال کر انہیں عاشقِ مدینہ اور عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنا رہے ہیں آپ موجودہ دور میں وہ کام کر رہے ہیں مثلاً فیضانِ سنت جیسی ضخیم تصنیف کو مدنی فیض براہِ راست بھی پہنچ رہا ہے اور بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بارگاہِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بارگاہِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیض پہنچ رہا ہے اور یہ کتاب فیضانِ سنت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مقبول ہے۔ اگر میں بندہ ناچیز عرض کروں تو امیر اہلسنت کی شخصیت سے متاثر ہو کر اور بزرگوں کی دعاؤں سے میں اس وقت اس مقام پر پہنچا ہوں۔ امیرِ اہلِ سنت کا فیض آج بھی اس بندہ کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضری عطا فرمائے اور آپ کے فیض سے ہر سنی بریلوی، قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی، صابری کو مستفیض فرمائے۔

آمین ثم آمین

بندہ ناچیز کو تو آپ کے جینے کا مقصد یہی نظر آتا ہے۔

کیے جا مدینے کی باتیں یہی ہے میرے جینے کی باتیں
زمانے کی باتوں سے کیا مطلب یہ باتیں ہیں میرے جینے کی باتیں

اللہ تعالیٰ امیرِ اہلسنت کے فیض کو امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فجزاہ اللہ خیر یعنی اللہ تعالیٰ ان کو اچھی جزا عطا فرمائے۔ آمین

یاد گارِ اسلاف ۔ عاشقِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ خلیفہ مجاز محدث علی پوری

سید پیر جماعت علی شاہ (رحمتہ اللہ علیہ)

الحاج الحافظ محمد رمضان ضیاء کوٹی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی سے کبھی ملاقات تو نہ ہوئی مگر مجھ کو ان سے ملنے کا اشتیاق بے حد ہے، میں نے ان کی سیالکوٹ میں تقریر سنی، انداز بیان بے حد پیارا ہے، حضرت علامہ کا تقویٰ، پرہیز گاری قابل تقلید ہے۔آپ نے مسلک اہلسنت کی تبلیغ وترویج کے لیے جو کام کیا ہے وہ بے مثالی ہے ہر طرف دعوت اسلامی کا پیغام پہنچانے میں آپ نے انتہائی محنت ومشقت سے کام لیا ہے آپ کی خلوص بھری محنت اور کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ہر طرف ملک اور ملک سے باہر دعوت اسلامی ہے اوراس کے کارکن اس قدر پیارے ہیں کہ ان میں سے جب بھی کسی کو دیکھتا ہوں تو دل پر نور ہو جاتا ہے۔ حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب جیسی شخصیت حقیقتاً عوامِ اہل سنت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر نازل فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کو نہ صرف تبلیغ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ اسی کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین عام کرنے کے بہترین طریقے بھی سکھائے۔اللہ تعالیٰ نے آہ کو بے شمار خصوصی نوازشوں سے نوازا ہے جس میں خصوصاً عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، خوفِ خدا عزوجل، امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرت کے بارے میں درد اور احساس۔ آپکی شخصیت ایسی ہمہ گیر شخصیت ہے کہ جس کا بیان کرنا بڑا مشکل ہے، آپ نے تبلیغ دین میں جو محنت فرمائی اور مسلکِ حق اہل سنت کو جو فائدہ پہنچایا، وہ خصوصاً مخالفینِ اہل سنت کے لیے بہت بڑا المیہ ہے۔مخالفین حضرت مولانا کی دینی خدامت سے اس قدر پریشان ہیں کہ وہ ہر وقت کوشش میں ہیں کہ کسی طرح حضرت کے فیض کو منقطع کر دیں، اسی سلسلے میں وہ حضرت پر کئی بار حملے بھی کر چکے ہیں، مگر شاید وہ لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے وہ شمع کیا بجھے جس کی حفاظت خدا کرے

یہ حضرت مولانا کے اخلاص کا نتیجہ ہے کہ آج ہر سنی کی زبان پر آپ کی تعریف ہوتی ہے، راقم الحروف نے گوجرانولہ کے قیام میں اپنے نواسے "محمد داؤد صاحب" سے ان کے بارے میں بہت ہی پیاری پیاری باتیں سنیں، جبکہ میرے داماد ابوداؤد صادق صاحب بھی اپنے رسالے " **رضائے مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم" میں ان کے بارے میں ان کی تعریف میں کچھ نہ کچھ عرض کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام دینی، مسلکی، مذہبی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

میں نے مسجد چوھدریاں رنگ پورہ روڈ کی ایک ھی مسجد سابقہ ٦٤ سال میں ٦٤ مصلے سنائے ، میں اس کا ثواب حضرت کی خدمت میں بطور ھدیہ پیش کرتا ھوں اللہ تعالی قبول فرمائے۔

حاجی الحرمین حافظ محمد رمضان سیالکوٹی

محقق جلیل ، عالم نبیل ، عاشق ماہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، پابند سنت شریعت

حضرت علامہ مولانا عارف سعیدی صاحب مدظلہ العالی

قال اللّٰہ تعالی عزوجل ، ولتکن امتہ یدعون الی الخیر و یامرون باالمعروف وینھون عن منکر ط واولٰئک ھم المفلحون (پارہ ۴ ع ۲)

رہبرِ قوم **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** زید مجدہ ایک تنظیم......ایک سچا مسلمان جس کے سینے میں معاشرے کی بے راہ روی اور عریانی' فحاشی کے خاتمہ کی تڑپ...... جہنم کے دردناک عذاب سے لوگوں کو بچانے کا سچا جذبہ رکھنے والا بندۂ مؤمن...... عنفوانِ شباب سے ہی صلوٰۃ وسنت کی تحریک لے کر کراچی سے تن تنہا بے سروسامانی کے عالم میں نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں ہی نہیں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کے جہنم کے کناروں سے پکڑ پکڑ کے جنت کے راستے پر گامزن کردیا۔ ایسے معاشرے میں جہاں نوجوانوں کی خون کی گرمی، بڑھتی ہوئی خواہشاتِ نفسانی کے طوفان میں بڑے بڑے علماء، مفکر، دانشورانِ قوم اپنی تحریکوں کو ڈوبتا ہوا دیکھ رہے ہوں یا ان کی تحریکیں محض ریٹائرڈ ملازمین یا عمر کی آخری اسٹیج پر پہنچے ہوئے افراد کے گرد گھوم رہی ہوں...... ایسے میں جب کہ نوجوان' ہپی کٹ لباس اور اسٹائل میں گم ہو چکے ہوں، دیکھنے والے دیکھ لیں کہ نوجون نسل میں، جس کیلیے خواہشاتِ نفسانی کے مندروں کو مسمار کرنا انتہائی مشکل ہو ، وہی نوجوان وہ ہی نوجوان اس مردِ مجاہد کی صحبت میں بیٹھیں اور ان کی زندگی یکسر بدل جائے، سر پر عمامہ سجائیں، لباس، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سید المرسلین محبوبِ رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں میں گم کردے۔ جبکہ ابتدائے اسلام کی روایات، خیر القرون کی پاکیزگی ایسے اوصاف ضعیف کردیے گئے ہوں...... ڈش، ٹی وی، میڈیا پر کروڑوں بلکہ اربوں روپے سے اسلام دشمن قوتیں اسلام کو مٹانے پر سرگرم عمل ہوں ، دنیائے اسلام کی حقیقی روح کا نظارہ ، تروتازہ مہکتے ہوئے پھولوں کی طرح دیکھے، سونگھے اور محسوس کرے تو پھر حق یہ ہی ہے جس کی گواہی دل بھی دے اور زبان بھی کہے، ہاں! ہاں کیوں نہ کہوں، اس صدی کا " محی السنتہ والدین "

اگر دلیل چاہیے تو آج کے علماء ہی کو دیکھ لیں، اگر چہ خود عمل میں، جدو جہد میں کامل بھی ہوں، مگر ان کی صحبتیں ایسی مثالیں پیش کرنے سے عاری ہیں۔ کم از کم میری نگاہیں سوائے دعوت اسلامی کے ماحول کے ایسے مناظر کے نظارہ کو ترستی ہیں۔

اللہ کرے اس مردِ قلندر کی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سرشار جدو جہد نہ صرف عالمِ اسلام بلکہ پوری دنیا میں چھا جائے، لوگ اپنے ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نفاذ کی جدو جہد کرتے رہیں مگر خود ان کے گھر اس دولت سے محروم ہوتے ہیں۔

اے دعوت اسلامی ! تیری تحریک پر قربان کہ تونے کئی گھروں میں نظامِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نافذ کر دکھایا۔

میں نے ابتدائے تحریک سے آج تک دیکھا کہ قائدِ تحریک صلوۃ سنت نے جو کچھ دوسروں کو بتایا اور سکھایا، خود اس پر عمل پیرا ہو کر بھی دکھایا۔ میں سمجھتا ہوں یہی بنیادی نقطہ جو سید العلمین، نبی المختار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ سے لیا گیا ہے اور دعوت اسلامی کی کامیابی کا اصل راز ہے۔ جنگ خندہ ہی ہمیں مثال فراہم کرتی ہے کہ وہ کام جو زیادہ مشقت طلب ہے اور مشکل بھی ہے اسے کرنے کے لیے تمام صحابہ کرام کے ساتھ برابر محنت کرنے کے باوجود بنفسِ نفیس خود سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کدال لے کر اس مشقت طلب کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اور اس مقام پر خالقِ کائنات، مالک دو جہاں، اللہ عزوجل اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہر ضرب پر فتح و کامرانی اسلام کی اشاعت، ثروی اور خزانوں جیسی نویدیں عطا فرما رہا ہے۔ اے اللہ عزوجل ! تو ہمیں محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تمام اداؤں پر عمل پیرا رہنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما۔ آمین

یکے از سگانِ مدینہ

عالم با عمل ، خلیفتہ مجاز جناب پیر سید اکبر علی شاہ صاحب

(رحمتہ اللہ علیہ)جامعہ اکبریہ میانوالی

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عبدالمالک دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد ! هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون

علم والے اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔ (القران)

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی سے میری شناسائی ۱۹۸۶ سے ہے، جب وہ کھارادر کی جامع مسجد کے فٹ پاتھ پر مذہبی کتابوں اور تبرکات کا اسٹال لگایا کرتے تھے۔ باوجود کٹھن کام اور محنت کے انہوں نے تبلیغ دین کے فریضہ میں کبھی کوتاہی نہ فرمائی، کھارادر سے اُٹھنے والی علم وعرفاں کی لہروں نے پورے ملک بلکہ پوری دنیا کو منور فرمایا۔

پنجاب میں جب دعوت اسلامی نے اپنے مشن کا آغاز کیا تو اس دعوت کی تحریک کو دس سال گزر گئے تھے میانوالی میں دعوت اسلامی کا پہلا وفد حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ کی قیادت وامارت میں جامعہ اکبریہ میں قیام پزیر ہوا اور اس طرح دعوت دین کا پیغام میانوالی کے ہر گھر میں پہنچا۔ میرے نزدیک قادری صاحب کی بڑی خوبی اپنے مشن کے ساتھ اخلاص ولگن ہے، دن رات کی محنت شاقہ نے ان کو کندن بنا دیا۔ ایسے خوش نصیب لوگ بہت کم ہوتے ہیں، جو اپنے ہاتھ سے پودا لگائیں اور پھل بھی خود ہی کھائیں، پھل آنے والی نسلیں کھاتی ہیں۔ اللہ تعالی نے قادری صاحب کو اپنا مشن اپنی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھتے دکھا دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے اور ان کا سایہ اہل سنت پر قائم رکھے۔ آمین

مظہر اسلاف ، امام الصرف والنحو ، رئیس المدسین مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب جامع مسجد شاہ ابو المعالی (رحمتہ اللہ علیہ) لاہور

حضرت علامہ مولانا خادم حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

زمانہ قدر کر اِن کج کلاھانِ محبت کی کہ پیدا اس نمونے کے جواں ہر دم نہیں ہونگے

جن دنوں امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا **پیر محمد الیاس** قادری زید جدہ الکریم لاہور تشریف رکھتے تھے اور جمعرات کو نماز عشاء کے بعد جامع مسجد سوڈیوال ملتان روڈ پر مختلف اور عامۃ الناس سے ملاقات فرماتے میں نے اپنی کتاب ''تیسرا ابواب الصرف'' پیش کرنے کے بہانے ان سے ملاقات کا پروگرام بنایا اور بعض دوستوں سے اس کا اظہار کیا۔ ساتھیوں نے بتایا کہ ''وہاں ہر آدمی قطار میں کھڑے ہو کر ملاقات کرتا ہے اگر آپ بھی ایسا کر سکتے ہیں تو ضرور تشریف لے جائیں۔'' پروگرام کے مطابق جمعرات کو نمازِ عشاء کے بعد جامع مسجد سوڈیوال پہنچ گیا کچھ ہی دیر میں امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی مدظلہ العالی کی آمد ہوئی، قطار میں میرے لیے ایک ساتھی پہلے ہی موجود تھے، جب میں قطار میں کھڑے ہونے کے لیے چلا تو میرے ایک عزیز دوست تشریف لائے کہ ''حضرت صاحب آپ کو بغیر لائن کے ملاقات کے لیے بلا رہے ہیں۔'' جب ملاقات ہو چکی تو حضرت امیر اہل سنت فرمانے لگے، ''مولانا! یہ لوگ بہت ظالم ہیں جو میری ملاقات کے لیے آپ کو قطار میں کھڑا کرنے لگے تھے۔'' کتاب کے شروع میں ایک شعر لکھ کر ان کی نظر کیا تھا جسے پڑھ کر کافی دیر تک محظوظ ہوتے رہے۔

باں گروہ کہ از ساغر وفا مستند سلامے ما برسانید ھر کجا ھستند

امیر دعوت اسلامی نے جس شفقت ومحبت اور عاجزی وانکساری کا اظہار فرمایا، قلم ان لمحات وکیفیات کو لفظی جامہ پہنانے سے معذور ہے۔ ہاں! یہ بات ضرور ہے، جو ظن رکھا تھا، میں نے ان کو اس سے بہت ہی بلند وبالا پایا۔ اللھم زدفزد

یہ امیر دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی کوششوں، جہدِ مسلسل، اَن تھک محنت اور جانفشانی کا ثمرہ ہے کہ آج ''دعوت اسلامی'' فروغ عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اتباع شریف کی عالمگیر تحریک بن چکی ہے۔ دعوت اسلامی اہلِ سنت وجماعت کے عقائد ونظریات اور حقوق اہلِ سنت کی علم بردار بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ تبلیغ اور چلوں کے بہانے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر منہ اور ہاتھ صاف کرتے اور کئی کئی دن مساجدِ اہلِ سنت کو سرائے بنائے رکھتے اور مساجد کے پُر امن ماحول کو مکدار کرتے، آج وہ بھیڑ نما بھیڑیے سہمے ہوئے ہیں اور کوئی بھی قدم اُٹھانے سے قبل کئی بار سوچتے ہیں ''جاء الحق وذھق الباطل''

جس برق رفتاری سے دعوت اسلامی کا کام آگے بڑھ رہا ہے، مخالفین و حاسدین اور معاندین اس سے بہت پریشان ہیں اور زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہے ہیں ایسے لوگوں کی سازشوں اور چالوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص مفاد پرستوں سے دعوت اسلامی کو بچانا دعوت اسلامی کی بہت بڑی خدمت ہے۔ سب سے اہم فریضہ نادان دوستوں کی سخت نگرانی کرنا ہے اس لیے کہ جو ان کی وجہ سے نقصان ہوسکتا ہے غیروں سے نہیں ہوسکتا۔

ترا اژدھا گر بود یارِ غار ازاں بر کہ جاھل بود غم گسار

کالے ناگ سے زیادہ ناداں اور جاہل دوست مضر ہوتا ہے ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے کئی ناخوشگوار واقعات ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالی اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے امیر دعوت اسلامی اور دعوت اسلامی کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور دعوت اسلامی کو روز افزاں ترقی عطا فرمائے۔ میں اپنی بات رومی کشمیر حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی علیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر کرتا ہوں،

سدا بہار دنیں اس باغ خزاں نہ آوے ہوون فیض بزار تا ئیں ہر بھکھا پھل کھاوے

یکم جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ 2 جولائی 2000ء بدھ

استاذ الحافظ ، زینت العلم ، بانی انجمن فیضانِ مصطفی بنی افغان میانوالی

خلیفتہ مجاز دربار عالیہ نہریاں شریف

حضرت مولانا محمد ناصر سلیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین ط فاتبعونی یحببکم اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

اما بعد ! قرآن حکیم، فرقانِ حمید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرما دیں کہ اگر تم نے اللہ عزوجل کی محبت حاصل کرنی ہے تو میرے فرماں بردار ہوجاؤ اللہ عزوجل تمہیں دوست رکھے گا۔ پتہ چلا کہ اللہ تعالی عزوجل کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ادا کتنی محبوب ہے کہ جو بھی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ادا کو اپنا لے، اس کو خدا عزوجل کی دوستی نصیب ہو جاتی ہے۔ یہ کتنا بڑا انعام ہے جو اللہ تعالی عزوجل اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے غلاموں کو عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے اللہ تعالی عزوجل

محبت فرماتا ہے تو اپنی دوستی کا اظہار کچھ اس طرح فرماتا ہے کہ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، فرمایا ''اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ فلاں بندہ میرا محبوب ہے تم بھی اسے اپنا محبوب بنالو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان ہوتا ہے کہ فلاں بندہ اللہ عزوجل کا محبوب ہے، اے فرشتوں! تم سب اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے فرشتے سب کے سب اس سے محبت فرمانے لگ جاتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت اتار دی جاتی ہے۔ (مشکوۃ)

اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ آج دنیا میں اگر کسی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور سنتوں پر عمل کرنے والے کو دیکھنا ہے تو وہ امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کو دیکھ لے۔ آج کل کے اس گئے گزرے دور میں جہاں ہر آدمی کی خواہش ہے کہ میں دنیا کی دولت اکٹھی کرلوں اور میں دنیا میں بڑا کہلاؤں، نہ نماز کی فکر، نہ آخرت کا غم، نہ قبر کا خیال...... بلکہ اکثر مسلمان عشق و مستی میں ڈوبے ہوئے پستی در پستی کی طرف جا رہے تھے، وہاں حضرت امیرِ اہلِ سنت نے اپنے نرالے انداز میں مسلمانوں کو عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درس شروع کیا۔ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زندہ کرنے کی فکر دی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں مر جانے کی فکر دی۔ اگر ان تعلیمات کا عملی نمونہ کسی نے دیکھنا ہو تو کسی جگہ بھی دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں جا کر دیکھ لے، اس سنتوں بھرے اجتماع کی یہ خصوصیت ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں حاضر ہوتے ہیں، چاہے وہ بوڑھے ہوں چاہے وہ جوان...... بچے ہوں چاہے خواتین...... وہ ڈاکو ہو چاہے چور بے نمازی...... ہر ایک کو اپنی منزل نصیب ہو جاتی ہے اور اپنی تمام برائیوں سے تائب ہو کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے غلام بن جاتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کو زندہ کر لیتے ہیں اور مبلغ بن کر مسلمانوں کو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں، کیونکہ حدیث مبارکہ ہے فرمایا کہ ''فسادِ امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے ۱۰۰ سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔ اور ابھی پچھلے دنوں یعنی 8 مئی 2001ء بروز جمعۃ المبارک یہ نظارہ دیکھنا نصیب ہوا کہ جب ہمیں اچانک خبر آئی (لاہور سے میرے عزیز ملا عبدالحنان خٹک) کہ آج امیرِ اہلِ سنت میانوالی تشریف لا رہے ہیں، ہم نے جمعۃ المبارک کے فوراً بعد دوست احباب کو تیار کیا اور گاڑی کا بندوبست کر کے میانوالی اجتماع گاہ میں پہنچے، تو حضرت امیرِ اہلسنت کا نورانی بیان روحانی و وجدانی انداز میں شروع تھا، آپ نے خصوصی طور پر آج کل کے معاشرے سے جو بُرائیاں جنم لے رہی ہیں اس پر تفصیلی روشنی ڈالی اور خاص کر ٹی وی اور ڈش انٹینا کی صورت میں جو بے پردگی اور بُرائیاں عام ہو رہی ہیں، ان کے نقصانات اور خطرات سے آگاہ فرمایا آپ کے اس منفرد اندازِ بیاں میں اتنی تاثیر تھی کہ ہم نے جس طرف دیکھا ہر آنکھ کو اشک بار پایا اور ہر اسلامی بھائی کو اپنے گناہوں پر نادم پایا۔ اور خاص کر جب دعا ہوئی، اس وقت کا تو منظر ہی کچھ اور تھا۔ اللہ عزوجل سے

دعا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقے سے امیر اہل سنت کی عمر شریف دراز فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو ہر ساعت، ہر قدم پر کامیابی کامرانیاں عطا فرمائے، اور ہم سب کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام مع الاحترام

فقیر محمد ناصر سلیم نقشبندی قادری

بنی افغان میانوالی

مبلغ اہلسنت ، قاطع بدعت ، عالم با عمل ، رہبرِ طریقت

حضرت علامہ مولانا سید نظام علی شاہ صاحب مدظلہ العالی

خطیب مرکزی مسجد حنفیہ غوثیہ رضویہ (رجسٹرڈ) گریسی لائن چکلالا راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدو ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین امابعد!

قرآن میں ارشاد ہے ترجمۂ کنزل ایمان ''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر اور بھلائی کی طرف بلائے اور اچھائی کا اور نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے منع کرے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں'' میرے مشاہدات اور معلومات کے مطابق امام اہلسنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مشن احیائے سنت اور احیائے دین کے لیے شروع کیا تھا وہی مشن ان ہی کی اقتداء میں **امیرِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی نے جاری وساری رکھا ہوا ہے۔

امیرِ دعوت اسلامی مولانا شفیع اوکاڑوی کی دعا ہیں، انہوں نے کئی بات خواہش کا اظہار فرمایا کہ ''اے کاش! ہمارے مسلک میں بھی تبلیغ قرآن وسنت کے لیے کوئی تحریک ہو'' ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہمیں امیرِ اہلسنت کا سایہ میسر آ گیا ہے۔ امیر اہلسنت کی ہستی سنتوں کا عملی نمونہ ہے، جن کا دن روزے کی حالت میں، رات قیام وتبلیغ دین کے لیے وقف ہے، ان کا ہر لمحہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے اور سنتوں کا عام کرنے میں گزر رہا ہے۔ امیر اہلسنت نے خلافِ شرع شعائر پر باآوازِ بلند لکھ اور بول کر ثابت کر دیا ہے کہ غیر شرعی کام جیسے گانے باجے میں کفریا کلمات، بے پردگی، زنا کاری، دہشت گردی، قبر وآخرت کا حال، جھوٹ، غیبت، ڈرامے، ٹی وی کی تباہکاریاں وغیرہ وغیرہ پر بیان فرما کر دین کی بنیاد کو مضبوط کر دیا ہے، ایسے مسائل پر بڑے بڑے علماء مفتی اور لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والوں نے اجتناب کیا ہوا تھا، جس کی وجہ سے دین کا حلیہ بگڑ رہا تھا۔

امیر دعوت اسلامی جیسی ہستی کی رفاقت صدیوں میں میسر آئی ہے۔ آپ دامت برکاتہم عالیہ سنتوں کا عملی نمونہ ہیں اور آپ برکاتہم عالیہ کا نعم البدل فی زمانہ بہت مشکل بلکہ نایاب ہے۔ امیرِ دعوت اسلامی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا جذبہ اسلامی بھائیوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا، اور آپ سچے عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، امیرِ دعوت اسلامی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں گھر گھر، قریہ قریہ، شہر شہر، بلکہ پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے از خود عملی طور پر سنتیں عام کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے اور از خود گاڑیوں میں، چوراہوں میں، مسجد میں نیکی کی دعوت دینا شروع کی، چنانچہ احیائے سنت مبارکہ کا یہ حال تھا کہ بہت جلد تحریک مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم سے کامیاب و کامران اور بابرکت اور عزت ہوگئی ہے، ثواب کا اندازہ اسی ارشاد سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ”جس نے میری ایک سنت کا زندہ کی اس کو ۱۰۰ سو شہیدوں کا ثواب اور درجہ ملے گا“ سبحان اللہ عزوجل۔

امیرِ اہلسنت کے فیض کی بدولت آج کے نوجون جو بری صحبت کی وجہ سے طرح طرح کی برائیوں میں مبتلاء تھے، ان تمام نوجوانوں کے آپ دامت برکاتہم عالیہ کے فیض و کرم کی وجہ حالات بدل گئے ہیں۔ آج تک ہر ایک اسلامی بھائی از خود اپنے جسم پر پاؤں تک لباس میں، گفتار میں، کھانے پینے میں، چلنے پھرنے میں سنتوں کا عملی نمونہ ہے اور دوسروں مسلمانوں کی اس کی ترغیب دیتا ہے، اور سنت مبارکہ کا فیضان عام اور فیضانِ مدینہ کا یہ حال ہے کہ جب دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوتا ہے حقائق اس بات پر شاہد ہیں کہ کسی جماعت یا پارٹی خواہ سیاسی ہو تا دینی ایسا عظیم اجتماع منعقد نہ کر سکے، یہ فیضان سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ اور برکت ہے۔ الحمد للہ عزوجل

اس کے علاوہ امیرِ دعوتِ اسلامی نے اپنے مشائخ عظام کی برکتوں سے بے شمار موضوعات پر رسائل، کتابیں، کیسٹیں، لکھ اور بیان کر چکے ہیں خصوصاً فیضانِ سنت جیسی مایہ ناز تصنیف تحریر فرما کر معاشرتی برائیوں کو ختم اور سنتوں کو عام کیا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ بلند پایہ نعت گو شاعر ہیں اور آپ دامت برکاتہم عالیہ بڑے جامع انداز میں بیان فرماتے ہیں، جس کا اثر ہر ایک کے دل میں گھر کر جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ آپ دامت برکاتہم عالیہ کا ہی یہ مخصوص اندازِ بیان کا نتیجہ ہے۔ سبحان اللہ عزوجل

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور پیر ضیاء الدین مدنی مشن کو جاری و ساری رکھنا ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، امیر دعوت اسلامی کو سلامت رکھے اور ان کا یہ مشن تا قیامت جاری و ساری رہے اور مطمع نظر صرف اور صرف احیائے سنت رکھے۔ آمین ثم آمین

ایں دعا از من و جملہ جہاں باشد

اللہ تعالیٰ عزوجل، ان دامت برکاتہم عالیہ کا سایہ دیر قائم و دائم رکھے تا کہ یہ مشن جاری و ساری رہے۔ آمین ثم آمین

عالم نبیل ، فاضل جلیل ، ناظم دارلعلوم محمدیه غوثیه عمر خیل شرقی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت علامہ مولانا مقبول احمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ

امیرِ دعوت اسلامی، محسن دین وملت حضرت مولانا **محمد الیاس قادری صاحب** مدظلہ العالی کی فیض رساں شخصیت یقیناً ان نادرہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہے، جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور جن کے علم وعمل کے نور سے شاہراہ حیات پر ہدایت وسعادت کی قندیلیں روشن ہوجاتی ہیں اور جن کی زندگی کا ہر لمحہ مخلوق خدا کی خیر وفلاح میں بسر ہوتا ہے۔

امیر اہلسنت کے مبارک ہاتھوں سے لگایا ہوا "**دعوت اسلامی**" کا یہ پودا اب الحمدللہ عزوجل ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس شجرۂ طیبہ کی کائنات میں پھیلی میں شاخیں اب ثمر بار ہو چکی ہیں۔ مادیت، لادینیت اور عصیاں ن و سرکشی میں ڈوبے ہوئے لوگ اس شجرِ سایہ دار کے خنک سائے میں پناہ لے رہے ہیں، ان کی زندگیوں میں غیر معمولی انقلاب آرہا ہے۔ ان کا ظاہر وباطن سنتوں کے نور سے مستنیر ہورہا ہے۔ ذکرِ خدا اور ذکرِ حبیب خدا (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے دلوں کی کھیتیاں آباد ہو رہی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ "دعوت اسلامی" سے وابستہ ہر شخص آقائے نامدار فخر موجودات، شاہِ خوبان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں اپنا سب کچھ نثار کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ اس میخانۂ عشق کا ساقی بڑا دلنواز اور مردِ صالح ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مردِ صالح ، درویش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عارفِ ربانی کے علم عمل میں مزید برکتیں نازل فرمائے ، "**دعوت اسلامی**" کا چشمہ فیض ہمیشہ جاری وساری رہے اور تشنگان معرفت کی تشنگی کا مداوا کرتا رہے۔ آمین ثم آمین

متبع سنت ، یاد گار اسلاف ، عاشق خیر البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

حضرت علامہ مولانا مفتی شوکت سیالوی صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام وعلی سیدنا ومولانا محمد و علی الہ واصحابہ اجمعین ......

امابعد! **حضرت مولانا محمد الیاس قادری عطار** مدظلہ العالی یقیناً ہماری نظر میں اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہیں۔اس دور میں جب کہ عوام مسلمین کے اذہان میں اسلام کے متعلق بالخصوص اعتقادیات کے حوالے سے پختگی اورسوخ مفتا جارہا تھا، الحمدللہ عزوجل کہ اللہ پاک نے کرم عظیم فرمایااور مولانا الیاس قادری مدظلہ کی صورت میں ایک عظیم مصلح پاکستان میں عالم اسلام کوعطا فرمایا۔

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ،اعتقاد کے اعتبار سے پکے سچے سنی ہیں،فقہ میں امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ تعالی) کے پیروکار......امام احمد رضاخان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی تحقیقاتِ انیقہ پرمکمل کاربند اوریہی چیزیں یعنی عقائدِ اہل سنت و جماعت،فقہ حنفی اورمسلک بریلوی پر مکمل کاربند ہونا،بفضلِ اللہ تعالی،انکے ایک کامل مؤمن اور مصلح مخلص ہونے کا بین ثبوت بھی ہے اوردیناوآخرت میں کامیابی کی ضمانت بھی۔مختصر سے وقت میں،حضرت صاحب ممدوح نے جودین کی خدمت کی ہے احیائے سنت واہل سنت کے حوالے سے دعوت اسلامی کی صورت میں یقیناً یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جوقیامت تک جہاں حضرتِ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ کوحیاتِ جاوید دے گیا ہے،وہاں پرہماری آئندہ وموجودہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بھی ہے۔

گندم نماجوفروش لوگ جب ہماری نوجوان نسل کوتباہ برباد کررہے تھے تو حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ نے حسین اور کامیاب طریقے سے نوجوان نسل کی رہنمائی فرمائی اورانہیں ایک مثبت برحقیقت پلیٹ فارم عطا کیا،اسکی جزاءاللہ پاک ہی اپنے شایانِ شان طریقے سے انہیں عطا فرمائے گا۔حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے پرُخلوص جذبہ تبلیغ کی یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ ان کی محبت اختیار کرنے والا یاانکی ''دعوت اسلامی'' سے تعلق رکھنے والا نوجوان مہیں عقائد میں راسخ اور عمل میں کامل نظر آتا ہے۔ابتداء میں ایسا لگا تھا کہ شاید''دعوت اسلامی''محض نمازروزہ کی حدتک محدود ہوکررہ جائے گی،لیکن الحمدللہ حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ اسلام کی پہلی تعلیم یعنی ''حصول علم'' کے حکم کوپوری اہمیت دی اورآج ہم نے دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے تمام اہم شہروں میں باقاعدہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ درس و تدریس اور بالخصوص علوم الیہ کے مدارس ''المدرستہ المدینہ'' کے نام سے کام کررہے ہیں۔

جب اسلام کا علم عام ہو جاتا ہے تو چونکہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے، لہٰذا علم اسلامی کے عام ہوتے ہی ہو ہی نہیں سکتا کہ پھر پڑنے والا محدود ہو کر رہ جائے۔ الحمدللہ عزوجل! دعوت اسلامی اس دور میں اپنا فرض باحسن وجوہ نبھا رہی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا الیاس عطار قادری مدظلہ کو عمر خضر عطا فرمائے، تا کہ ملتِ اسلامیہ زیادہ سے زیادہ ان سے مستفیض ہو سکے آمین۔ تمام علمائے اہلِ سنت وعوام اہل سنت و جماعت دن رات الحمدللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد الیاس مدظلہ کے لیے دعا گو ہیں، حضرت مولانا الیاس قادری مدظلہ کو میں دیکھا کہ علمائے کرام کا بہت ادب و احترام فرماتے ہیں، بلکہ غیبت مین (یعنی ان کے پیچھے) بھی اس کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہین کافی سال پہلے جب گجرات مین اجتماع ہوا تھا تو فقیر خانیوال کے قافلے کے ساتھ حاضر ہوا تھا۔ الحمدللہ تعالیٰ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی، جیسے ہی بندہ نے حضور مفتی اعظم استاذ العلماء حضرت علامہ استاذ مکرم قبلہ علامہ مفتی محمد اشفاق رضوی صاحب مدظلہ کا سلام عرض کیا، فوراً کھڑے ہو گئے، بندہ کے چہرے کو اپنے ہاتھ مین لے لیا، بندہ کی داڑھی پر بار بار ہاتھ مبارک پھیرتے جاتے اور ایسی محبت اور عاجزی سے فرمایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی کہ ''حضرت صاحب کو میرا بھی نیاز مندانہ سلام پہنچا دیجئے گا اور میرے لیے دعا کا بھی عرض کیجئے گا۔

اللہ تعالیٰ تادیر حضرت صاحب قبلہ کے انفاس سے امتِ مسلمہ کو سرفراز فرماتا رہے۔ آمین

محمد شوکت علی سیالوی مدظلہ العالی

عالم نبیل، فاضل جلیل، مہتم مدرسہ غوثیہ جلانیہ شکار پور

حضرت مولانا شفیق احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی صاحب امیر دعوت اسلامی کا وجودِ مسعود اہلسنت والجماعت کے لیے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ حضرت مولانا صاحب ''دعوت اسلامی'' کے لیے پیلٹ فارم سے جو خدمتِ دین سر انجام دے رہے ہیں، موجودہ دور میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے، خصوصاً نوجوانوں میں سنتوں کی پابندی اور دیگر دینی احکامات کی پابندی لازوال کارنامہ ہے۔ مدرسۃ المدینہ کو اس دور کے لحاظ سے اشد ضرورت تھی وہ بھی ایک اہم کام ہے۔ دعوت اسلامی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور انکی خدامات کی وجہ سے سادہ لوح سنی مسلمان جو کہ دین کے نام پر دھوکہ کھا کر ''تبلیغی جماعت'' میں جا کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے، ان کو دین متین کی حقیقی انداز میں خدمت کرنے کے لیے ایک عظیم تحریک میسر آ گئی ہے اور ایک عظیم پلیٹ فارم بھی۔ مولانا قادری صاحب نے خود بھی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے دیگر مسلمانوں کے اندر بھی سنتوں بھرا عظیم جذبہ بیدار فرمایا، یقیناً ان سب نیکیوں کا اجر و ثواب مولانا حضرت صاحب کے نامہ اعمال میں ضرور لکھا

جائے گا۔ مولانا کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ان کے عمل اور بیانات سے ٹھاٹھیں مارتا سمندر کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔

زینت العلم ، مدقق نبیل ، استاذ العلماء خطیب جامع مسجد اللہ والی ، فاضل دار العلوم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

حضرت علامہ مولانا ضیاء الحسن صاحب مدظلہ العالی

علم تاریخ نے اپنے دامن میں اچھی اور بُری ہر دو صفات کی حامل شخصیات کو سمیٹ کر پناہ دی ہے اور اسی طرح انہیں زمانے کی دست برد اور شکستگی سے محفوظ کر دیا ہے تاکہ آئینہ تاریخ میں ماضی کے عکس و نقش کا مشاہدہ، حال و استقبال کو جاندار اور شاندار بنانے میں معاون ہو۔ لیکن بعض شخصیات کا پیکر احساس اتنا جاندار اور شاندار ہوتا ہے کہ جنہیں تاریخ محفوظ رکھنے کا اہتمام کرے یا نہ کرے وہ شخصیات اپنی تاریخ آپ مرتب کر لیتی ہیں اس لیے وہ عہد ساز اور تاریخ ساز ہستیاں ہوتی ہیں، یہ شخصیات اپنی پہچان کے لیے مؤرخ کی محتاج نہیں ہوتیں، بلکہ ان نادر زمانہ ہستیوں کے خوبصورت تذکرے کو تاریخ اپنے صفحات کی زینت بنانے کے لیے خود محتاج ہے اور مؤرخ ان کے تذکرے لکھ کر خود کو متعارف کرانے کا محتاج ہوتا ہے۔

انہی عہد ساز اور یگانہ روزگار ہستیوں میں **مبلغِ اسلام ، یادگارِ اسلاف ، ترجمانِ اہلِ سنت ، عاشقِ ماہِ رسالت** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، **حضرت مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری صاحب** دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جو عالمی غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے امیر بھی ہیں۔

آپ ایک عظیم انسان ایک عظیم مبلغ ،ایک عظیم عالم دین بھی ہیں آپ نے دین متین کے لیے اس تھوڑے سے عرصے میں اتنا کام سرانجام دیا کہ مجھ انسان کی کوتاہ عقل اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ۔ امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی صاحب ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی حاجی عبدالرحمٰن ہے۔ جو آپ کے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے، آپ کے والد سیدھے سادھے اور شریف النفس انسان تھے، جب پاکستان معرض وجود میں آیا ، اس وقت آپ کے والدین اپنے آبائی گاؤں کتیانہ (جوناگڑھ) میں مقیم تھے۔ ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر جل کر مسلمانوں کو خوب لوٹا، بے شمار مسلمانوں کو نہایت ہی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ ان نا مساعد حالات میں جوں توں جان بچا کر امیر اہلسنت کے والدین ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔

ابھی آپ عالم شیر خوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے والد صاحب کو مدینے کا بلاوا آیا، چنانچہ انہوں نے سفر، حج اختیار کیا، ایام حج میں عرب شریف میں کافی لو چلی جس سے کافی اموات واقع ہوئیں، آپ کے والد صاحب کو بھی منیٰ میں لو لگ گئی لہذا آپ کو جدہ کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور وہیں آپ کا ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ کو انتقال ہو گیا۔ دعوت اسلامی کے کارکن اس موقع پر گلی گلی اور محلے محلے خوبصورت جلوس نکالتے ہیں، یہ جلوس انتہائی منظم ہوتے ہیں، مجال ہے روایتی جلوسوں کی طرح ان جلوسوں میں کہیں رتی کے برابر بھی بد نظمی اور بے ترتیبی دکھائی دیتی ہو، ایسا ہو بھی کیوں؟ وہ لوگ جو معلم اخلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کے احیاء کے داعی ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی ایسی ناشائستہ اور نازیبا حرکت کا ارتکاب کریں جس کو دیکھ کر کسی بھی باشعور شہری کی پیشانی شکن آلود ہو، دعوت اسلامی کے ان منظم و مرتب جلوسوں کو جس نے بھی دیکھا بے ساختہ ''مرحبا، سبحان اللہ عزوجل اور ماشاءاللہ'' کے الفاظ اس کے ہونٹوں پر مچلتے ہیں۔

اس ربیع الاول کے موقع پر میں نے جہاں کہیں دعوت اسلامی کے ان چھوٹے چھوٹے، لیکن تنظیم و تربیت سے آراستہ جلوسوں کی زیارت کی نہ جانے دل میں اس خیال نے کیوں انگڑائی لی کہ وطن عزیز کی بڑی سیاسی جماعتوں کے قائدین آئیں اور دعوت اسلامی کے امیر مولانا محمد الیاس قادری کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کر کے تنظیم و ترتیب کا درس لیں۔

عالم با عمل ، خطیب مرکزی جامع مسجد اوقات صدر بازار رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

حضرت علامہ مولانا محمد امین صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ جلالہ کا احسان عظیم ہے کہ عوام اہلِ سنت کو **امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی جیسی عملی شخصیت عطا فرمائی۔ آپ نے احیائے اہل سنت کے لیے وہ خدمات سرانجام دیں، جس کی دور، حاضر میں مثال نہیں ملتی۔ آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ایک عظیم تحریک ''دعوت اسلامی'' کی بنیاد رکھی۔ اس تحریک کی بدولت لاکھوں لوگوں کی زندگیاں سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھل گئیں۔ اور آپ نے تبلیغی میدان میں کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ مدرستہ المدینہ کے نام سے بے شمار مدارس عربیہ ملک اور بیرونِ ممالک دین کی ترویج اور اشاعت کے لیے سب و روز مصروف عمل ہیں۔

ویسے تو ہر محاذ پر اہل سنت و جماعت کی تنظیمیں سرگرم عمل تھیں لیکن تبلیغی میدان میں مصروف تبلیغی طرز پر کوئی جماعت نہ تھی جس کو عوام اہل سنت شدت سے محسوس کرتے تھے، جس کو امیر اہل سنت نے "دعوت اسلامی" کو تشکیل دے کر پورا کر دیا ہے۔ جس نے مختصر عرصے میں احیائے سنت کے حوالے سے انقلاب برپا کر دیا ہے اور امیر اہل سنت کے ساتھ علماء اہل سنت اور عوام اہلِ سنت دل و جان کے ساتھ محبت کرتے ہیں، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ مدینۃ اولیاء ملتان شریف میں دعوت اسلامی کا سالانہ مرکزی اجتماع کے موقع پر لاکھوں دیوانوں کا جمع ہونا ہے۔

فقیر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ، امیر اہل سنت کو عمرِ خضری عطا فرمائے اور آپ کے فیضان کو تا قیامت جاری و ساری فرمائے۔ آمین

عالمِ نبیل ، فاضلِ جلیل ، مہتمم و ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ تجوید القرآن

خطیب موضع محمد شاہ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

حضرت علامہ مولانا گوہر علی صاحب مدظلہ العالی

امیر دعوت اسلامی محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اہل سنت کے عظیم محسن ہیں نوجوانوں کو فروغ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے راغب کرنا، ان کے سینوں میں محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا کرنا آپ کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے۔

سید عالم سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کے مصداق ہیں، شب و روز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کرنا آپ کا مشن ہے۔ حضور محسن اہل سنت کا صحیح جانشین ہیں۔ نوجوان نسل کو سینما، ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے بچا کر صراطِ مستقیم دکھایا ہے، جس کے نتیجے میں سینکڑوں، ہزاروں، بلکہ لاکھوں کی تعداد میں گم گشتان منزل راہ ہدایت پا چکے ہیں، بلکہ صراطِ مستقیم دکھانے والے بن گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ اجتماع دعوت اسلامی میں نوجواں کی اکثریت ہوتی ہے اور آقا علیہ السلام کی محبت میں نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم گنگنا رہے ہوتے ہیں۔

دعا ہے مولا رب العزت آپ کا سایہ اور آپ کا فیض ہمیشہ ہمیشہ جاری و ساری رکھے آمین 24/8/200

عاشقِ ماہ رسالت ﷺ ، نائب اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سرمایہ اہل سنت

اشرف المدارس اوکاڑا

حضرت علامہ مولانا احمد یار صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ﷺ

شیخِ وقت صاحبِ تقویٰ، صاحب عشق ومحبت حضرت مولانا محمد الیاس القادری بالقابہ، جو بانی دعوت اسلامی ہیں، آپ شب وروز مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی اشاعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور لوگوں میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی اشاعت میں آپ اور آپ کے مریدین، متوسلین، معتقدین بھی اس سعی میں مصروف کامل فرماتے ہیں۔

مولا تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر کی تبلیغ واشاعت کا کام کرنے میں پورا پورا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

محقق جلیل ، عالم نبیل ، استاذ العلماء مدرسِ بے نظیر ، صدر مدرس غوثیہ

جامع العلوم خانیوال

حضرت علامہ مولانا عبدالحمید چشتی دامت برکاتہم عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوری دنیا پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے اس پرفتن دور اور فرقہ پرستی کے زمانے میں اپنی بصیرت افروز مومنانہ فراست سے جس شخصیت نے اہلِ سنت کا کامل سہارا دیا وہ حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی ہیں جو صلوٰۃ وسنت کی عالمگیر تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے بانی اور امیر بھی ہیں۔ حضرتِ موصوف نہ صرف وراثتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امین با تمکین ہیں، بلکہ ان کے تزکیہ نفوس وتربیتِ رجال کا زمانہ معترف وشاھد ہے۔ جس فیضانِ نظر سے انہوں نے بھولے بھالے سروں پر کیف آور زلفیں اور نورانی دستاریں اور اس کے ساتھ مزید نوجوان چہروں پر سنت کے مطابق داڑھیاں سجوائیں اور قول وفعل میں سنتوں کے دیئے روشن کئے، وہ اس دور میں خاصہ ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشند خدائے بخشندہ

انہوں نے لاکھوں طالبانِ حق کے دلوں میں ...... تقویٰ وطہارت کا نور ...... اخلاص ووفا کی روشنی ...... حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حلاوت ...... سجدوں اور تلاوتِ قرآن کی شیرنی ...... نعتوں کے ترانے ...... درود وسلام کی وجد آفریں ایسی خوشبوئیں مہکائیں کہ ہر

شخص امیر کارواں کا ایک ایک پاکیزہ سانس اور معطر لمحات کو اجابت آمیز دعائیں دے رہا ہے کون امیر کارواں؟...... جن کی خلوت وجلوت قابلِ تقلید و قابلِ رشک...... جو اسلاف صالحین کے علم و عمل کا پیکرِ نور...... جن کا تفقہ فی الدین میں اعلیٰ مقام...... دین کی روح اور مذہب کی تقدیس کا ہر وقت احترام...... آدابِ شریعت میں یدِ طولیٰ اور کامل دسترس...... عرفانِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ جیتی جاگتی نورانی تصویر...... جو کہ نہ صرف خضرِ راہ عشق ہیں بلکہ سالارِ کاروانِ اہل سنت وسنیت بھی ہیں۔

جن کے بیان کی چاشنی...... تقریر کا اعجاز...... عزم کی پختگی...... کردار کی بلندی...... فکر کی جولانی...... حلم وتواضع کی رعنائی...... اخلاق کی دل کشی...... علم وفضل کی شوکت وجلالت...... فقر ومعرفت کی نورانیت...... خطابت کا جلال...... رشد وہدایت کا جمال...... تصنیف کی پختہ کاری...... حق وصداقت کی حمایت...... اعلاء کلمۃ اللہ کی جرأت...... قابلِ ستائش ہے، غرضیکہ حضرت موصوف بزرگانِ دین کے فیض اور خوبیوں کا مجموعی ہیں، بقول شاعر

لیس علی اللّٰہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

یعنی اللہ عزوجل کی قدرت سے بعید نہیں کہ تمام جہاں کو ایک شخصیت میں جمع کردے۔

حضرت موصوف کی مختلف مذہبی، اخلاقی، روحانی، عملی، فکری، فقہی، حمدیہ ونعتیہ موضوعات پر تصانیف کثیرہ وکیسٹ، اہل سنت کے لیے علم وادب کا سرمایہ اعزاز بھی ہیں اور ہدایت کا مینارہ نور بھی۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل امیر اہلسنت اور دعوت اسلامی کو مزید شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین

دعاؤں کا طالب

عبدالحمید چشتی مُدَّ ظِلُّہُ العَالِی

ساکن کوچۂ فریدیہ ۔ عالم باعمل خطیب جامع مسجد غلہ منڈی پاک پتن شریف

حضرت علامہ مولانا جناب شیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ الملک الجواس الھادی الہ سبل الرشاد الذی خلق الخلق کما اراد وجعل الارض مھادا واوتداھابالا طراد ولم تزل نعمہ سبحانہ وتعالیٰ فی کثرۃ وازدیاد مالھا من نفاد والصلوۃ والسلام علی النبی المختار وعلی الہ اصحابہ اجمعین ۔ امابعد!

صاحب المجد والجاہ، فیض درجت فیض رساں عمیم الجواد لاحسان، حامی سنت، عاشق مدینہ، کشتۂ دیرِ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علامہ الحاج مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی لازالت شموس رفتہم، امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یکتا مقام

رکھتے ہیں، سلف صالحین کی طرح آپ کی شاہکار تصنیف عظیم وکتاب مستطاب ''فیضانِ سنت'' اور دیگر رسائل اور مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی شب و روز تبلیغ اور احیاءِ سنت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تھک کوشش، یہ سب کچھ مولانا موصوف کا عمل بن چکا ہے۔ حضرتِ موصوف ہمارے لیے گرانقدر سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جناب محترم، رہبرِ شریعت و طریقت، عمدۃ الواصلین، عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو المعالی مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کی سعی بلیغہ کو قبول فرمائے اور ان کے ساتھ پورا تعاون کرنے کی روفیق عطا فرمائے۔ بندہ ناچیز کو دعوت اسلامی سے زیادہ میل جول نہیں تھا، اتفاقاً ہماری جامع مسجد غلہ منڈی پاک پتن شریف میں دعوت اسلامی کے دوست رمضان شریف کے آکری عشرہ میں برائے اعتکاف تشریف لائے اسی رات خواب مین مجھے موصوف مولانا محمد الیاس عطار صاحب قادری مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی اور آپ نے مجھے اپنی کتاب فیضانِ سنت عطا فرمائی۔ یہ معاملہ خواب تھا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دعوت اسلامی کے دوستوں نے مجھے من وعن کتاب ''فیضان سنت'' عطا فرمائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور یقیناً کامیاب ہوں گے اس دن سے

''مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہو گیا''

اللہ تعالیٰ اپنے کرم وفضل سے دعوت اسلامی سے پورا پورا تعاون کی توفیق بخشے، آمین۔

محقق جلیل، عالم نبیل، عاشقِ خیر البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب مدظلہ العالی

حامداً و مصلیاً اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

برادرانِ عزیز ومحترم اراکین مکتبہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

خیریت مطلوب یاد آوری کے لیے بے حد ممنون ہوں، خداوند کریم آپ کو جزاءِ خیر سے نوازے، نیک ارادوں میں رفعت دے، استقامت بخشے اور کامیاب فرمائے۔ ہم سب کو وقت کے تقاضوں سے آگاہ ہونے اور ان سے صحیح طور پر عہد برآمد ہونے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین ثم آمین علیہ والہ الصلوۃ والتسلیم

فرمان واجب الاذعان کے جواب میں تاخیر کا سبب جبلی سستی اور تقاضاءِ عمر کے علاوہ آپ کے عطا کردہ القابات کی کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھنے پر غور کرنا اور یہ سوچنا بھی تھا کہ ان میں کیا مناسبت اور کون کون سی مشابہت ہے۔ ادھر یہ ارشاد واجب التقیا دکہ کسی مسلمان بھائی کو خطاب کرتے وقت اسقدر نہ بڑھاؤ کہ وہ نفس وشیطان کے دام فریب میں گرفتار ہو کر خود بینی، خودنمائی، خود پسندی، کبر اور عجب کی دلدل میں غرق ہو جائے کہ من آنم کہ من دانم

بہر حال اللہ تعالیٰ کی شان ستاری پر قربان، کہ اس نے آپ جیسوں کے مخلص دلوں میں یہ حسن ظن پیدا فرما دیا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ بالاختصار عرض آنکہ میں حضرت علامہ قادری صاحب دام ظلہ العالی کے متعلق ذاتی طور پر کچھ معلومات مہیا کرنے سے معذور اور قاصر ہوں۔ صرف ایک بار یہاں گجرات ہی میں آپ کی زیارت اور ملاقات اور چند منٹ آپ کی صحبت فیض درجت کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کی سادگی، بے ریائی، بے تکلفی، اور حلم و اخلاص نے بے حد متاثر کیا۔ میں نے اپنی منظوم کتاب **''کرنیں''** پیش کی سرورق پر مولانا ظفر علی خاں مرحوم کا شعر

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہ

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرق نہیں ہے چاروں میں

تھا، پڑھ کر فرمایا ''چاروں کے درجات میں بڑا فرق ہے''۔ میں نے عرض کی کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد ہے **''تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض''** دوسرے مقام پر ہے **''لانفرق بين احد من رسله''** **درجے الگ الگ ہیں مگر کسی کی شانِ رسالت کا انکار نہیں۔** ویسے ہی اس شعر میں شیعوں کو جواب دیا گیا ہے کہ ''صحابہ کرام کی شان صحابیت کا انکار نہیں، درجے اور مراتب کا فرق اپنے مقام پر درست ہے'' اس جواب پر آپ نے کمالِ حلم اور حسن اخلاق سے اطمینان کا اظہار فرمایا اور ضد و تعصب سے قطعاً کام نہیں لیا، خاموشی اختیار فرمائی۔

نیز قوم کی اصلاحِ حال پر آپ کی سعی جمیلہ اظہر من الشمس ہیں بڑے سے بڑے مخالف کو دم مارنے اور انکار کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی، خدمت دین اور اصلاح قوم میں آپ کی کوششوں کی کامیابی کے بیان سے قلم قاصر اور زبان عاجز ہے۔

حدیث مبارکہ: تم میں سے کوئی برائی (خلافِ شرع کام) دیکھے اسے چاہیے کے قوتِ بازو اس کو بدل دے (روکے) یہ کام صاحبِ اختیار لوگوں کا ہے۔ اگر یہ نہ کر سکے (اختیار و اقتدار کا مالک نہ ہو) تو زبان سے اسے روکے، یعنی شریعت کے احکام بیان کرے، اس برائی کا انجام بتائے اور حسبِ توفیق لوگوں کو ان سے باز رکھے (یہ کلام علماء کا ہے کہ وہ عوام کے مقتدی اور اپنے عقیدت مندوں کے پیشوا ہیں)۔ یہ بھی نہ کر سکے۔ لوگ اس کی نہ سنیں اور نہ مانیں یا اشرار کا غلبہ ہو اور بیان نہ کرنے دیں تو دل سے اس کام کو بُرا جانے اور ان کا ساتھ نہ دیں، الگ ہو جائے تا کہ ان کو معلوم ہو کہ یہ ہم سے بے تعلق اور بے زار ہے۔ اس سے اگلی عبارت یہ ہے کہ یہ تیسرا درجہ اضعف الایمان ہے۔ جو ایسا بھی نہ کر سکے گا ان کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے گا، دنیوی تعلقات کو دینی احکام پر ترجیح دے گا اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ اضعف کو ضعیف سے اسم تفضیل بنائیں، لیکن بعض (گو وہ شاذ ہی ہوں) کہتے ہیں کہ اضعف ضعیف سے بنا ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ ایمان کا بڑا اور کئی گنا درجہ ہے اور یہ کام اہل دل اور اہل اللہ کا ہے کہ دل کی توجہ اس برائی کرنے والوں کے دل اس سے پھیر دیں۔

اس حدیث میں (ارشاد واجب الاتقیا) کی روشنی میں دیکھیں تو اس گئے گزرے زمانے میں حضرت قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کوششیں نور کا مینارہ ہیں کہ نام کی اس نئی روشنی میں جب اسلام کا دم بھرنے والوں کی اکثریت، یہود و نصاریٰ کی اندھا دھند تقلید میں مبتلا ہے، آپ نوجوان طبقے کو سنت کے رنگ میں رنگنے میں کا حیرت انگیز کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

این سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشند خدائے بخشندہ

یہ حقیقت کی بین دلیل ہے کہ قدرت کا غیبی ہاتھ ان سے اپنا کام لے رہا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص دوسروں کو نیکی سکھاتا ہے، اس نیکی پر عمل کرنے والوں کو جو اجر ملتا ہے، اتنا ہی نیکی سکھانے والے اور بتانے والے کو ملتا ہے اور ان کا اجر بھی کام نہیں ہوتا ہے، تیسری حدیث میں ہے کہ جس زمانے میں لوگ میری سنتوں کے تاریک ہو جائیں گے اس وقت ایک سنت پر عمل کرنے والے کو سو۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ ان دو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دیکھیں تو ادری صاحب مدظلہ العالی کے درجات ہمارے وہم و فہم سے بالاتر ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس مختصر سے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسے بندگانِ مخلص کا سیہ قائم رکھے ان کا فیض جاری اور ہم ان سے مستفید اور مستفیض ہوتے رہیں۔

فقط والسلام و آخر دعوتا ان الحمد للہ رب العلمین آمین ، آمین ، آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ والہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات الیٰ یوم الدین

پیکر صدق و وفا ، استاذ الاساتذہ ، عالم بے نظیر ، سر مایۂ اہل سنت مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے ضلع شیخو پورہ پاکستان

حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی

﴿ایک ایمان افروز منظر﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر دعوت اسلامی حضرت الحاج محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اس دور کی وہ بابرکت شخصیت ہیں جن کے عملی کردار نے ہزاروں لاکھوں نوجوان مسلمانوں کو متاثر کیا اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی عظمت و رفعت کا مینارہ ثابت ہوئے نوجون نسل کو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گامزن کرنا کوئی معمولی کارنامہ نہیں، یہ امیر صاحب مدظلہ کی مساعی جمیلہ کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس جماعت سے منسلک ہر بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد عورت دین حنیف کی تڑپ لیے اپنی چند روز حیاتِ مستعار کو اس نہج پر گزارنے کی سعی کر رہے ہیں کہ حیات اخروی جو دائمی اور غیر فانی ہے اس کے لیے عمدہ سے عمدہ سامان تیار کر سکیں۔ ہر شعبہ زندگی سے متعلق رکھنے والوں کی وافر تعداد مل جائے گی جو حضرت ضیائی صاحب مدظلہ کی تحریک پر جان و دل نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق کی دولت سے سرشار نظر آتے ہیں۔ آپ کا ہر فعل شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تبلیغ پر منتج ہوتا ہے، آپ کی تصانیف عمل کی راہ دکھاتی ہیں، آپ کے نعتیہ اشعار سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبت و پیار کی خوشبو پھیلا رہے ہیں، عشق مدینہ آپ کا محور ہے۔

۱۹۹۴ء کو راقم السطور تیسری بار حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ مند ہوا۔ مکہ مکرمہ میں ایک روز علامہ شبیر ہاشمی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ سے سنا کہ امیر اہلسنت **امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی** مدظلہ العالی بھی اس سعادت کی باریابی کے لیے آئے ہیں۔ ہم نے ملاقات کا فیصلہ کیا، خراماں خراماں آپ کی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں آپ کے خدام سے پتہ چلا اس وقت آپ قیام گاہ پر تشریف نہیں رکھتے، چنانچہ ہم یہ سنتے ہی واپس پلٹے، وہاں دعوت اسلامی سے منسلک بہت سے کارکن بھی حج و زیارت کے لیے آئے ہوئے تھے جسے دیکھا سخت ترین گرمی میں پاؤں سے ننگے چل رہے تھے، حالانکہ فرش زمین، بازار، سبھی گرمی بکھیر رہے تھے، مگر عاشقان دعوت اسلامی بڑی بے نیازی سے بلا تکلف حرم پاک کی طرف رواں دواں دیکھا، یہ سب امیر دعوت اسلامی کے پیغام کی جلوہ گری تھی۔

پھر کیا دیکھتا ہوں کہ رات کا کچھ حصہ بیت چکا ہے، سینکڑوں عشاق سبز عماموں سے سجے طواف بیت اللہ شریف میں مصروف ہیں۔ جب بیک زبان ذکر اور تلبیہ کے کلمات پکارے تو لطف آجاتا، اتنی کثیر تعداد میں انہوں نے حرم شریف میں موجود ہزاروں حجاج کرام کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا تھا، یہاں تک کہ سعودی شرطے حیران رہ گئے اور اس مشترکہ طواف کا جو منظر دعوت اسلامی کے کارکنوں کا میں نے دیکھا، اس کے روحانی لطف سے زندگی بھر سرشار رہوں گا، سنا ہے بعد وہاں کی انتظامیہ نے ایسا نہیں ہونے دیا تاہم یہ نورانی روحانی ایمان افروز اور دل کش نظارہ تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ ممکن ہے اس حج وزیارت کی روئداد لکھنے والے کسی رکن نے اسے محفوظ کر لیا ہو۔ حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے چند ایک گرامی نامے میرے نام بھی آئے، جو میرے ریکارڈ میں محفوظ ہیں، وہ ہوا، یوں کہ راقم السطور ضیائے مدینہ کے نام سے حضرت مولانا ضیاالدین مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) کے احوال وآثار پر مبنی کتاب کو سیٹ کر رہا تھا، جو حافظ قاری محمد طاہر قادری ابن الحاج مقبول احمد ضیائی ناظم اعلیٰ رضا اکیڈمی لاہور نے مرتب کی اور رضا دارالاشاعت لاہور پاکستان کی طرف سے شائع ہو چکی ہے اس کتاب کے لیے حضرت نے اپنی ایک منقبت اور ایک مضمون کو اپنے پیر و مرشد قطب مدینہ مولانا ضیاالدین رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں قلم بند فرما چکے تھے، مجھے مرحمت فرمائے، جو شامل کتاب ہیں۔

میرے لیے خوشی کی بات تھی کہ موصوف نے اپنا قیمتی مضمون عنایت فرمایا اور ساتھ ہی اپنے مکتوب محبت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت کی ذات والا برکات ایک کھلی کتاب ہے اور اس کو ہر ایک حرف، جملہ، صفحہ، ایک سے بڑھ کر ایک روشن، اللہ کرے **"دعوت اسلامی"** کا یہ پیغام پھیلتا چلا جائے، نہ صرف مسلمانوں کے عقائد پختہ ہوں بلکہ غیر مسلم بھی اس تبلیغی مشن سے متاثر ہو کر زمرۂ اسلام میں داخل ہوتے رہیں، یہاں تک کہ چہار دانگ عالم اس سے منور و مستنیر ہو جائیں۔ دعا ہے آپ لوگوں نے جو علماء و مشائخ اہل سنت کی حیات مبارکہ پر کام کرنے کا عزم کیا ہے، اللہ تعالیٰ بجاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں کامیابی و کامرانی کی دولت نوازے۔ آمین ثم آمین

منشا تابش قصوری مدظلہ العالی

عالمِ نبیل ، فاضلِ جلیل ، رہبرِ شریعت ، حافظ مسلک اعلی حضرت ﷺ

حضرت علامه مولانا ابوحکیم محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب کائنات جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وینھون عن المنکر

ترجمہ: ہوتم بہترین امت جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں کی ہدایت اور بھلائی کے لیے، تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے۔

اس مقصدِ وحید کے لیے کراچی کی مردم خیز زمین میں سے ایک مردِ قلندر، پیکرِ صدق وصفا، مجسمۂ خلوص ووفا نے دعوت اسلامی کی داغ بیل ڈالی، جن کو اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس تحریک کے دو اہم مقاصد تھے،

(۱) مسلمان کے قلوب میں عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شمع روشن کرنا۔

(۲) روزمرہ کی عملی زندگی میں سنتِ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اولیت کو درجہ دینا اور اپنانا۔

ان عظیم مقاصد کے لیے قادری صاحب نے ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ شہر شہر، قریہ قریہ اور بستی بستی خود بہ خودِ نفسِ نفیس جا کر تحریک کا یہ پیغام سنایا۔ لوگوں نے ان کے پیغام کو بہت جلد قبول کیا، لوگ درجوق درجوق تحریک میں شامل ہونے لگے یہ موصوف کی اہلیت، خلوص، شبانہ روز جدو جہد اور مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمتہ (خلیفہ مجاز اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ) کا فیضان ہے کہ دعوت اسلامی ایک عالمگیر تحریک مذہبی تحریک بن چکی ہے اور سالانہ اجتماع کے موقع پر عشاقانِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ایک ٹھاٹے مارتا سمندر نظر آتا ہے اور مدنی قافلے ملک کے مختلف گوشوں میں جا کر لوگوں کو اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پیغام سناتے ہیں اور تحریک اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بڑی تیزی سے منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

اللہ تعالی مولانا قادری صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہم پر سایہ فگن رہے۔ آمین ثم آمین

عالم باعمل ، مدرس بے نظیر ، سرمایہ اہل سنت ، قاطع بدعت، خطیب

جامع مسجد حیدری صابری جی ٹی روڈ گوجر خان

حضرت مولانا سید عبدالسلام صاحب (ایم ،اے ،ایم ایڈ) دامت برکاتہم العالیہ

﴿مرد درویش﴾

دنیا ترقی کر رہی ہے زمانے کے اطوار بدل رہے ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں پوری دنیا ایک "**گلوبل ولیج**" بن چکی ہے۔ انسان کو آزمائشیں مل رہی ہیں، لیکن ان آسائشوں کی وجہ سے انسان قدر ناشناس اور ناشکرا بھی ہو گیا ہے تمام تر سہولیات سبب کے باعث ہیں اور سبب کو پیدا کرنے والا رب ہے۔ اس دورِ پرآشوب میں انسان کی نظر جل جلالہٗ کی بجائے سبب کی طرف ہو گئی ہے اس افراتفری اور نفسی نفسی کے دور میں امتِ مسلمہ کی فکر میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونے کے آثار اس وقت سے نظر آنے لگے ہیں، جب سے ایک "مردِ درویش" **علامہ محمد الیاس قادری صاحب عطّار** مدظلہ العالی نے سرزمین پاکستان میں احیائے سننِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ "دعوتِ اسلامی" نامی تنظیم بنا کر آپ نے ملک اور بیرون ملک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو ایمان محکم، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تحفظ عصمت تبلیغ و اشاعتِ دین اور اشاعتِ سننِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بردار بنا دیا۔ دعا ہے کہ ربِ کریم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے جنابِ عطار مدظلہ العالی کے مشن کو تکمیل عطا فرمائے اور ان کی دعوت پر امتِ مسلمہ کی ایک کثیر تعداد کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام

فخرِ اہل سنت والجماعت ، عاشقِ ماہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

نائب اعلی حضرت قدس سرہ

حضرت مولانا صاحبزادہ سعید احمد شاہ صاحب ایم ۔اے دامت برکاتہم العالیہ

خطیب جامع مسجد جی ٹی روڈ سوہاوہ ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿صوفیء با صفا﴾

سرزمین پاکستان پر اللہ رب العزت کا فضلِ عظیم ہے کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنے والا مجاہد موجود ہے۔ اس سے میری مراد فخرِ اہلسنت ، سراپا رعجز و نیاز ہستی **علامہ محمد الیاس عطار قادری صاحب** مدظلہ العالی ہیں۔ جنابِ عطار وہ عظیم قافلہ سالار ہیں، جنہوں نے نوجوانوں کی زندگیوں کا رخ سینما ہالوں، فحش گیتوں، شراب اور جوئے سے ہٹا کر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نشے میں مخمور رہنے کی طرف موڑ دیا۔

بہت سے تھری پیس سوٹ پہننے والے کلین شیو، جدت پسند نوجوانوں کو خوفِ خدا عزوجل اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درس دے کر ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ وہ مسجدوں کو آباد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، ان کے سروں پر عمامے ہیں، انکے نورانی چہروں کے گرد، ڈاڑھیوں کا مبارک حلقہ ہے۔ وہ نہ صرف خود سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہیں، بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بھی اسلامی اطوار اپنانے کی کی تلقین کرتے ہیں۔

اس طرح جن بیبیوں، ماؤں بہنوں اور بیٹیوں تک یہ دعوت پہنچی ، وہ بھی سر پر دوپٹہ اوڑھنے لگیں ، باپردہ ہوگئیں اور دین کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دینے لگیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم ہستی کے علم وعمل میں لافانی برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیتہ والتسلیم

والسلام

عالم نبیل ، فاضلِ جلیل ، حامی سنت ، قاطع بدعت مدرس مدرسہ حسینیہ نزد سبزی منڈی بیرون ملتان گیٹ بہلول پور ولیکچر ار گورنمنٹ ڈگری کالج خیر پور ٹامیوالی

حضرت مولانا حافظ عون محمد سعیدی صاحب مدظلہ العالی

آدمی کی اصل پہچان اس کا کام ہوتا ہے، باقی تمام پہچانیں عارضی ہوتی ہیں۔ **نبیین ، صدیقین ، شہداء** اور **صالحین** اپنے عمل کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں، دنیا ان کا نام عزت واحترام سے لیتی ہے۔..... فرعون، نمرود، ہامان، شداد اور قارون اپنی شیطانیت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں، دنیا ان کا نام گالی کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

گویا آدمی کی شناخت اس کے عمل اور کردار کی وجہ سے ہے۔ ہر دور میں ایسے افراد دنیا میں موجود رہے ہیں، جنھوں نے ملت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا اور مشرق ومغرب ان کے نام سے گونج اُٹھے، مورخین نے ان کا نام زریں حروف سے لکھا اور پڑھنے والوں نے ان کے نام کو بے اختیار چوم لیا۔ ایسے ہی مقصدِ ناموس میں امیر اہل سنت، امیر دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا نام نامی اسم گرامی بھی آتا ہے۔ بندہ نے اگرچہ آپ کی زیارت فقط ایک مرتبہ ہی کی اور ملاقات کا موقع بھی نہیں ملا مگر ان کے علم وعمل کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ **آپ کی ہستی وقت کی آواز ہے ..... ملت کی پکار ہے ..... آنکھوں کا نور ہے ..... دل کا سرور ہے ..... ٹوٹے دلوں کا سہارا ہے ..... اور مردہ دلوں کے لیے آب حیات ہے۔**

آپ کے نزدیک محبت ونفرت کے پیمانے دنیا سے نہیں، دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ عزت وعظمت کا معیار دولت وثروت نہیں، شریعت وطریقت ہے..... عروج وزوال کا سبب مادیت نہیں، روحانیت ہے، یعنی آپ آیہ کریمہ **" صبغتہ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغتہ ونحن لہ عابدون "** کی عملی تفسیر ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب اپنی کتاب میں شاعر محبت میں اس آیت کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں۔ "اللہ کا رنگ ..... اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے؟..... یہ قرآن کا چیلنج ہے اللہ کا رنگ جب چڑھتا ہے تو سارے رنگ پھیکے پڑ جاتے ہیں ..... حسن پر ایک نیا شباب آتا ہے..... ایک نیا نکھار آتا ہے لازوال ولازوال جس کو دیکھو کھنچا چلا آتا ہے..... کوئی نفرت نہیں کرتا ..... کبھی محبت کرتے ہیں ..... کبھی دل نچھاور کرتے ہیں..... لیکن دنیا کے رنگ ہوا کی طرح اڑ جاتے ہیں ان کو قرار نہیں کہ دنیا کو قرار نہیں ..... وہ حی قیوم ہے ..... ابدی وازلی ہے۔" انتہی

حضرت امیر اہل سنت کی ذات والا صفات بے شمار حسین وجمیل خوبیوں کا مرقع ہے، ..... پھول کی پنکھڑیوں کی طرح ..... ایک اُٹھاؤ تو دوسری..... دوسری اُٹھاؤ تو تیسری .... ہم ذیل میں آپ کی ان گنت مساعی جمیلہ اور اوصاف حمیدہ میں سے

چند ایک کا ذکر کریں گے۔اس وضاحت کے ساتھ کہ

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی   اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

نظم و ضبط

اہلِ سنت میں نظم ضبط کا فقدان ہمیشہ محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ان کی محافل میں ایسی بے ترتیبی اور بدنظمی دکھائی دیتی تھی کہ کلیجہ منہ کو آتا تھا، امیر اہلسنت نے سنیوں کو کا نظم وضبط کا ایسا شعور عطا کیا کہ بڑی بڑی منظم جماعتیں انگشت بدنداں رہ گئیں، اب اہلِ سنت فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ''دعوت اسلامی'' جیسی منظم اور مربوط جماعت دنیا میں بھر میں موجود نہیں ہے۔مرکزی اجتماع، شہری اجتماع، محافل نعت خوانی اور ربیع الاول کے جلوس میں ترتیب و تنظیم کو دیکھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے جس میں رتی کا کروڑواں حصہ بھی بد نظمی نہیں ہوتی، ساتھ ہی عشق ومحبت اور فقر و درویشی کے جام چھلکتے نظر آتے ہیں،

با نشۂ درویشی درسوز و دمادم زن   چوں پختہ شوری خود را بر سلطنت جم زن

ذہنی انقلاب

موجودہ پرآشوب معاشرے میں جب کہ لوگوں نے خواہشات کو اپنا خدا بنالیا اور وحشت و بربریت سرِ عام ناچ رہی ہے۔ایسے لمحات میں قلوب واذھان کا رخ گنبد خضرا کی طرف موڑ دینا ایک عظیم انقلابی کام ہے۔امت مسلمہ کو حرص و ہوس کے خوفناک بھنورے سے نکال کر مکہ ومدینہ کی مہکتی ہوئی فضاؤں کا خوگر بنادینا اور فکر ونظر کو شیطان کے چنگل سے چھڑا کر کالی زلفوں والے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسیر بنادینا ایک عظیم الشان اور غیر یقینی کامیابی ہے۔

اس انقلابی تبدیلی کو دیکھ کر کفر کے ایوانوں میں زلزلے بپا ہو رہے ہیں وہ اپنے سروں پر موت کی تلوار لٹکتی محسوس کر رہے ہیں مسلمانوں کا اسلامی تشخص ختم کرنے اور ان کا عملی وجود مٹانے کے لیے ان کی گھناؤنی سازشیں اور شیطانی کوششیں اپنی موت آپ مرتی جارہی ہیں وہ جو اپنی تہذیب کو اعلی اور تمدن کو برتر سمجھتے تھے، اس کی بنیادیں ہلتی اور دیواریں گرتی محسوس کر رہے ہیں۔امیر اہل سنت کے بے نظیر کاوشوں سے اسلام کی سچی تہذیب اور حقیقی تمدن پھر دنیا کے روبرو آشکار ہو رہا ہے۔

جہاں نو ہو رہا ہے وہ عالم پیر مر رہا ہے   جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے   وہ مرد درویش جس کو حق نے دیے ہے اندازِ خسروانہ

علم کا شباب

دوسرے مشائخ طریقت اور علماء شریعت کے برعکس امیر اہلسنت یہ انفرادی اور امتیازی شان رکھتے ہیں کہ آپ علم وادب کی حقیقی روح سے آشنا ہیں اور اس کے فروغ کے لیے شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے عین مطابق کوشاں ہیں۔ آپ کی جدو جہد اور سعی کامل سے اہل سنت میں کتابیں لکھنے اور پڑھنے کا زبردست شعور بیدار ہوگیا ہے، وطن عزیز پاکستان میں خصوصاً اور دنیا بھر میں عموماً **مدرستہ المدینہ** کی ہزاروں شاخیں، انٹرنیٹ پر مسائل شرعیہ کے فوری حل کی سہولت متعدد مقامات پر **دارلافتاء** قائم کرنا اور اسی طرح بہت سی تعلیمی پالیسیاں علم کی روشنی کو آفتاب کی طرح پھیلانے کا سبب بن رہی ہیں۔

عام طور پر ہمارے مذہبی رہنما علم سے اور علماء سے الرجک ہی رہتے ہیں، مگر امیر اہل سنت علم کے فروغ اور علماء سے تعلق مضبوط کرنے کو بھرپور اہمیت دیتے ہیں اور یہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ دعوت اسلامی کے زیر اثر دینی مکتبوں کا قیام، نئے لکھاریوں کا سامنے آنا اور پرانے مصنفین کی کتب جو کہ طاقِ نسیاں کی نذر ہو چکی تھیں ان کا منظر عام پر آنا اس ساری علمی تحریک کا سہرا امیر اہل سنت کے سر جاتا ہے۔ وہ سینکڑوں مدارس جو ویرانوں میں بدل چکے تھے ان میں بھی سوئی کی نوک کے برابر بیداری کی لہر پیدا ہو چکی ہے۔ علماء کرام کا احترام جو روز بروز ختم ہوتا جا رہا تھا، اب پھر سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے، بقول شاعر

میں نے گلستان میں جا کر ہر گل کو دیکھا — نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جاں تیرے قدموں کے نیچے — یہی دل کی حسرت یہی دل کی آرزو ہے

شاید علامہ اقبال کا یہ شعر حضرت صاحب کی ذات والا صفات کے لیے ہی معرضِ وجود میں آیا تھا۔

فیض یہ کس کی نظر کا ہے؟ کرامت کس کی ہے؟ — وہ کہ ہے جس کی نگاہ مثل شعاعِ آفتاب

اجتماع

اہل سنت کی سستی، غفلت اور کاہلی کی بناء پر یہ بات بڑی شد و مد سے کہی جا رہی تھی کہ کعبہ شریف کے بعد دنیا کا سب سے بڑا اجتماع بد مذہب لوگوں کا ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل امیر اہلسنت کو تا دیر سلامت رکھے جنہوں نے اس دعویٰ کو ھباءً منثورا کر دیا۔ الحمد للہ! اب دنیا بھر میں اجتماع حج کے بعد سب سے بڑا بین الاقوامی اجتماع اہل سنت والجماعت کا ہوتا ہے۔ (یہاں اضافہ کیا جاتا ہے ۲۰۰۲ء دعوت اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع جو ملتان شریف میں ہوتا ہے، امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا اپنا گمان غالب تھا کہ اتنی بڑی جماعت کے ساتھ نماز قائم ہوتا روئے زمین پر انہوں نے کبھی نہیں دیکھی) اجتماع گاہ کے لیے انتہائی خطیر رقم اداء کر کے تقریباً دس مربع اراضی بھی خرید لی گئی ہے جو دوسری بڑی کامیابی ہے اس پر طرہ یہ کہ اتنا ہی بڑا اجتماع ہندوستان کی سرزمین پر بھی منعقد ہوتا ہے جس کے متعلق اپنے تو کیا غیر بھی نہیں سوچ سکتے تھے، مزید برآں پاکستان کے تقریباً ہر شہر میں اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہفتہ وار ذیلی

اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں جو حضرت صاحب کی ہی برکت اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ایسی ہستیاں روزانہ پیدا نہیں ہوتیں اور نہ ہی ایسے کام ہر کوئی کرسکتا ہے۔بقیہ احسانات سے صرف نظر کر کے فقط "بین الاقوامی اجتماع" کا احسان ہی اتنا بڑا ہے کہ اہل سنت اس کو ساری زندگی نہیں اتار سکتے۔

عمر ھا کعبہ و بت خانہ می نالد حیات　　　تا ز بزم عشق یک دانائے آید بروں

حضرت صاحب کی جہد مسلسل اور عمل پیہم کے نتیجے میں نسلِ نو کے اندر عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چراغ فروزاں ہو گئے ہیں۔جگہ جگہ محافل نعت منعقد ہو رہی ہیں، بیانات اور نعتوں کی کیسٹیں گھر گھر میں پہنچ چکی ہیں، کتابوں پر "مکہ، مدینہ، بقیع" کے حسین الفاظ نقش نظر آتی ہے، اجتماعات کے آخر میں صرف ایک درود وسلام کے اکتفاء کرنے کی بجائے متعدد درود وسلام پڑھے جاتے ہیں۔ذکر الٰہی سے زبانیں تر اور قلوب منور ہو رہے ہیں، دعاؤں میں رقت انگیزی اور بڑی راتوں میں سب بیداری اہل اسلام کی عادتِ ثانیہ بن چکی ہے۔عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنیاد پر اُٹھائی جانے والی عمارت ناقابلِ شکست اور مضبوط و پائیدار ہو چکی ہے۔

عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم　　　عشق سے مٹی کی تصویروں میں سوز دم بدم
آدمی کے ریشے ریشے میں سما جاتا ہے عشق　　　شاخِ گل میں جس طرح بادِ سحر گاہی کا نم

جدت کا عنصر

روایت شکنی آہ کی بڑی خوبی ہے، آپ صرف پرانے طرق پر اکتفا نہیں کرتے ہیں بلکہ نت نئے اچھوتے پروگراموں کے ذریعے لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرتے ہیں، "نیکی کی دعوت، مدنی قافلے، مدنی انعامات، تحائف کا تبادلہ، مدرستہ المدینہ اور مدنی رسائل اس کی چند مثالیں ہیں۔مدنی رسائل جو انتہائی کم نرخ ہونے کے علاوہ متاثر کن بھی ہوتے ہیں انہیں پڑھ کر ہزاروں افراد کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ان کے نام بہت خوب صورت اور دل آویز ہوتے ہیں، درحقیقت یہ قرآن کریم کے اسلوب کے عین مطابق ہے، قرآن کریم کی چند سورتوں کے نام ملاحظہ ہوں۔" البقرہ (گائے)، نساء (خواتین)، شعراء (شاعر لوگ)، نمل (چونٹی)، قصص (قصے) عنکبوت (مکڑی)، النجم (ستارہ) القمر (چاند) زلزال (زلزلہ) وغیرہ۔ گویا حضرت صاحب روایت کی تاریکی سے جدت کا چراغ لے کر برآمد ہوتے ہیں، جو شریعت سے بالکل متصادم نہیں ہوتا۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم　　　چو غلام آفتابم، ھمہ ز آفتاب گویم

رسوم میں تبدیلی

حضرت صاحب مدظلہ قبلہ، باطل رسوم کو ختم کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر فضول رسموں کو مسترد کر کے محافلِ نعت کو رائج کرنا۔ بے پردگی کا خاتمہ کر کے مدنی برقع کی ترغیب دینا دعوتِ ولیمہ میں سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھنا...... جہیز سے متعلقہ خرابیوں کو دور کرنا...... اسی طرح مدرستہ المدینہ میں کمپیوٹر کورسز کا اجراء اور ایسی ہی بیسوں تبدیلیاں جنہیں امتِ مسلمہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہی ہے اور رب کریم کا شکر ادا کر رہی ہے۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ عزوجل　　　یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

اہل سنت کا لشکر جرار

دعوت اسلامی سے پہلے اہل سنت کے پاس کوئی منظم مربوط فورس موجود نہیں تھی وہ اس گلے کی طرح تھے جو جنگل میں منتشر اور متشتت ہو گیا ہو الحمدللہ حضرت صاحب کی برکت سے اب اہل سنت کو اپنی نظریاتی اور علمی و عملی سرحدوں کی حفاظت کرنے والی با ضابطہ فوج میسر آ گئی ہے، جو عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار...... عمل کی پیکر...... یک رنگ و یک خیال اور ہمہ صف موصوف ہے، اس کی موجودگی میں اہل سنت ہر قسم کے خوف خطرہ سے بے نیاز ہو کر مزارات جرائم کی آماجگاہ بننے سے بچ رہے ہیں، ان کے مدارس آباد ہو رہے ہیں ان کی خانقاہیں از سرِ نو مرکزِ ہدایت بننے کی طرف مائل ہو رہی ہیں، ان کی محافل کی گہما گہمی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اتنا بڑا لشکر اور اس کا یہ کام، اغیار کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے مگر اہل سنت کے سینے شاد و آباد ہو رہے ہیں، معدودے چند عاقبت نا اندیش سنی جو دعوت اسلامی کی مخالفت کی طرف مائل ہیں، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اہل سنت کی سابقہ کسمپرسی اور بے بسی کی حالت پر غور کریں اور پھر تازہ ترین صورتِ حال کا جائزہ لیں کہ دعوت اسلامی نے کس طرح اہل سنت کے سروں پر دست شفقت رکھا اور ان کو دنیا میں جینے کا حوصلہ عطا کیا ہے۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں　　　کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے

بین الاقوامیت

حضرت صاحب کی کوششوں سے اہل سنت کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو گئی ہے، دنیا کے ہر خطے میں اہل سنت کو بحیثیت سنی پہچان علم و ادب اور فقہ و شعور کے حوالے سے ہے جو پہلے تقریباً ناپید ہو چکی تھی، دوسرے لیڈر صاحبان مختلف ممالک میں اپنے روابط کے ذریعے خود بین الاقوامی بن جاتے تھے مگر اہل سنت کو بین الاقوامیت عطا کرنا امیر اہل سنت کا خاصہ ہے۔

الٰہی تا بہ ابد آستان یار رہے　　　یہ آسراء ہے غریبوں کا بر قرار رہے

تنظیمی شعور

اہل سنت کا بکھرا ہوا شیرازہ جس کی راہبری مختلف رہنما اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق کر رہے تھے، لوگ ان کے نعرے لگا لگا کر ہار چکے تھے، انہیں منزل مقصود کا اندازہ ہی نہ تھا، ایسے وقت میں امیر اہل سنت نے اس بکھرے ہوئے گلے کی شیراز بندی کی اور ان کو بتایا کہ نعرہ میرے سمیت کسی کا بھی نہ لگاؤ، اگر نعرہ لگانا ہے تو مدینے کا لگاؤ۔ چلنا ہے تو کسی راہنما کے ساتھ نہ چلو، اللہ تعالی کے سچے دین کے ساتھ چلو، تمہاری تنظیم بعد میں اس شعور کے حاصل ہونے کے بعد اب اہل سنت گنبد خضریٰ کے زیر سایہ دین کی لڑی میں پروئے جا چکے ہیں، جو ملتِ اسلامیہ کے لیے نوید مسرت اور مژدہ جانفزاء ہے اور یہی حقیقی تنظیم ہے۔

ہم نے پھولوں کو چھوا، مرجھا گئے کانٹے بنے — تم نے کانٹوں پہ قدم رکھا، گلستان کر دیا

رجال کار فراہمی

کوئی تنظیم جماعت یا مسلک، باعتبار مستند اور اہلِ علم مبلغین کے بغیر نہیں چل سکتی، اہل سنت اس لحاظ بھی قحط الرجال کا شکار تھے، امیر اہل سنت کے پاس آج ہزاروں کی تعداد میں باعمل مبلغین، متاثر کن، مطمئن، پرکشش مدرسین اور بے مثال مصنفین قطار در قطار موجود ہیں، اہل سنت ہر شعبہ میں کو دکفیل ہو چکے ہیں یا عنقریب ہونے والے ہیں، اگر یہ رجل کار وجود میں نہ آتے تو اہلِ سنت کی بے بسی اور کسمپری دیکھنے والی ہوتی، اور اب مدرسۃ المدینہ میں جو کھیپ تیار ہو رہی ہے وہ تو ہر لحاظ سے نا قابلِ شکست اور پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوگی۔

اس میں ہمارا خون جلا ہو کہ داغِ دل — محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوتے تو ہیں

امیرِ اہلسنت نے اپنی ذاتِ والا صفات کو دعوت اسلامی کے لیے وقف کر رکھا ہے دوسرے سنی اجتماعات میں بنفس نفیس آپ کی شرکت نا پید ہے، یہ بھی ایک دانش مندانہ فیصلہ ہے، کیونکہ عقیدہ وعمل کی حقیقی روح صرف دعوت اسلامی کے اجتماعات میں ہی پائی جاتی ہے، جہاں نظم وضبط اور ایک دوسرے کی عزت وعظمت کا بھر پور خیال رکھا جاتا ہے، مگر اس کے باوجود آپ اہل سنت سے کسی بھی لحاظ سے علیحدہ نہیں، سنیوں کی ہر محفل میں اسلامی بھائیوں کی موجودگی دراصل آپ ہی کی موجودگی ہے، مزید برآں وہ تمام امور جو اہل سنت کی اجتماعیت کے لیے نقصان دہ ہوں آپ ان کے قریب بھی نہیں جاتے ہیں بلکہ اہل سنت کے ساتھ چلنا فرض اولین سمجھتے ہیں مندرجہ ذیل اشعار آپ کی ذات پر خوب جچتے ہیں۔

تجھ سے ہو آشکار بندۂ مومن کا راز — محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوتے تو ہیں
اس کے دونوں کی تپش اس کی شبوں کا گداز — اس کا مقام بلند اس کا خیال عظیم
اس کا سرور، اس کا شوق، اس کا نیاز، اس کا ناز — اتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ

همہ جہت شخصیت

آپ ہمہ صفت موصوف اور ہمہ جہت شخصیت ہیں، کوئی باریک سے باریک پہلو بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے، کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ وبچار کرتے ہیں اور اہل رائے سے مشاورت کرتے ہوئے کام میں **دینی ، سیاسی ، ثقافتی ، روحانی ، تعلیمی ، معاشی ، قومی اور بین الاقوامی** کسی بھی پہلو سے صرفِ نظر نہیں کیا گیا ہے، بیانات کے مدنی گلدستے ، اصلاحی کیسٹیں، صدائے مدینہ، کیسٹ اجتماع، چوک اجتماع، ہفتہ وار اجتماع کے مختلف پارٹ، شب بیداریاں، اجتماع اعتکاف، مدنی قافلے، مدنی یونیفارم وغیرہ لاتعداد ایسے ہیں جو ہمارے دعویٰ پر شاہد وعادل ہیں۔

اب دیکھیے، سود کے خاتمہ، نئے پیش آمدہ سائنسی مسائل کے حل۔ ملکی سلامتی کے امور قومی وبین الاقوامی سازشوں کے توڑ، کتب درس نظامی کی نئی شروحات، وطن عزیز میں غربت کے ہاتھوں پسنے والے طبقہ کے لیے بہتر پروگرام اور ملک میں اسلامی قانون کی ترویج واشاعت اور اس کے نفاذ کے لیے آپ کیا فیصلہ فرماتے ہیں؟

تیرا جوھر ہے نوری پاک ہے تو　　فروغ دیدۂ افلاک ہے تو
تیرے صید زبوں فرشتہ و حور　　کہ شاہین شہ لولاک ہے تو

فیضان غوث و رضا رضی اللہ تعالی عنہما

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدد دین وملت، امام اہلِ سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ظل علی الارض تھے۔ بلا مبالغہ کثیر آپ کا سلسلۂ بیعت آپ کے دور میں شائع ذائع نہ تھا، آپ کی یہ کامل واکمل پوشیدہ خصوصیت، امیر اہل سنت کے ذریعے دنیا کے سامنے آشکار ہوئی، اب یہ سلسلہ اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ ایسا کبھی سوچا نہیں جاسکتا تھا۔ پھر یہ کوئی نذرانہ وصولی کا پاکھنڈ بھی نہیں بلکہ تعلیم و تربیت کا ایسا حسین وجمیل سلسلہ ہے جو واقعۃً اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی شایانِ شان ہے، جس طرح اعلیٰ حضرت باقی ہر لحاظ سے لاثانی تھے، اب اس لحاظ سے بھی بے مثال ہی ٹھہرے ہیں اور یہ سب غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فیضان ہے جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ذریعے امیر اہل سنت کو ملا ہے۔

قریہ قریہ، کو بہ کو، شہر بہ شہر، جو بہ جو　　تراہی ذکر ہے رضا کوچہ بہ کوچہ، سو بہ سو

اَن تھک شخصیت

آپ کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ پھولوں کے بستر پر سونے والے کوئی نازک مزاج راہنما نہیں ہیں، بلکہ ہر لحہ مصروفِ عمل رہنے والے ان تھک اور محنتی آدمی ہیں۔ نت نئی کتابیں لکھنا، ہر اجتماع کے لیے علیحدہ بیان تیار کرنا، تبلیغی سفر کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہنا، کام کرتے کرتے بے سدھ ہو جانا، عالمگیری سطح پر پھیلے ہوئے کام کو سنبھالنا اور اس کے علاوہ ان گنت ذمہ داریوں سے عہد برآ ہونا، انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہے، مگر تھک ہار کر بیٹھ جانا شاید آپ کی فطرت میں شامل ہی نہیں ہے، ہاتھ پاؤں کے بوسے دلوانا آپ کا محبوب مشغلہ نہیں ہے بلکہ چھپ چھپ کر کام کرنا آپ کا منشور ہے۔

شمع کی طرح جئیں بزم کہ عالم میں　　　خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

تفقہ فی الدین

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارداہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ عطا فرما دیتا ہے　　(حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اس حدیث کے مصداق امیر اہلِ سنت کا ہر قول و فعل مسائل شریعت کے عین مطابق ہوتا ہے جس کا حوالہ بھی آپ کے پاس موجود ہوتا ہے آپ کی ہر تقریر و تحریر، تفقہ فی الدین سے لبریز ہوتی ہے، خاص طور پر فتاویٰ کا مطالعہ جو انتہائی کٹھن کام ہے ہر وقت آپ کے پیشِ نظر رہتا ہے۔

خرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ　　　سکھائی عشق نے مجھ کو حدیث رندانہ

اور اب آپ کے متعلقین میں جو بھی تقریر و تحریر کے میدان میں آتا ہے، وہ دین کا فقیہہ اور مسائل شریعت کا واقف ہوتا ہے علامہ اکمل عطا عطاری کی تصنیفات اور مرکزی مبلغین کے بیانات اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

میری حلقہ سخن میں ابھی زیرِ تربیت ہیں　　　وہ گدا کہ جانتے ہیں رہ و رسم کجکلا ہی

مدرسۃ المدینہ

لوگ آستانے اور مزار تعمیر کرتے ہیں مگر حضرت صاحب مدارس المدینہ کی بنیاد رکھتے ہیں، جہاں سے با عمل علماء کی کثیر تعداد جب فارغ التحصیل ہو کر عملی زندگی میں داخل ہو گی تو ہر طرف علم و عمل کی بہاریں آ جائیں گی، ان شاء اللہ عزوجل اس سلسلہ میں میری ذاتی رائے ہے کہ اصل کام مدرسۃ المدینہ کا قیام ہے دین کے باقی کام اس کی شاخیں ہیں۔ یہ کام ہے جس میں اگر انسان کا (مالی و تنظیمی) نقصان بھی ہو جائے تو کوئی نقصان نہیں، کیونکہ محل تعمیر کر دینا کوئی بڑا کام نہیں، انسان کو تعمیر کرنا بڑا کام ہے یہ عمل ہے جو قوموں کی سمت متعین کرتا ہے، جو مردہ دلوں کو جلاء بخشتا ہے، جو حقیقی مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے جس کام کی بنیاد میں علم کا پانی شامل نہ ہو وہ ناپائیدار ہوتا ہے، جس چمن میں علم کی روشنی نہ ہو وہ بہت جلد خزاں رسیدہ ہو جاتا ہے، اسلحہ، سیاست، بیان، تصنیف یہ سب علم کی ادنیٰ کنیزیں ہیں، علم کے روبرو اسلحہ کی دھونس نہیں چل سکتی، سیاست کا تار و پود، تارِ عنکبوت بن جاتا ہے، اس کے بغیر بیان بے اثر اور تصنیف بے فائدہ رہ جاتی ہے۔

حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جو فراست عطا فرمائی ہے وہ یقیناً دور بین و دور اندیش ہے، حضرت صاحب سے گزارش ہے کہ وہ تخصص کلاسیں قائم کریں جن میں فارغ التحصیل علماء کسی ایک شعبہ میں درجہ کمال حاصل کریں، بین الاقوامی سائنسی اور طبی علوم کا اردو ترجمہ کروا کے ان میں بھی تخصص کرادیا جائے اور جدید ترین آمدہ مسائل کے لیے بہار شریعت کی طرز پر ایک کتاب لکھی جائے۔ تا کہ ان مسائل سے بھی قوم مستفید ہو، مثلاً ٹیسٹ ٹیوب بے بی، بیمہ پالیسی، انتقالِ خون اور اعضاء کی پیوندکاریاں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ امیر اہلِ سنت کا سایہ ہم پر قائم رکھے آپ، کی ذات بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رحمانی کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ کے زیرِ سایہ ہم سب کو دین کی ترقی و ترویج کے لیے تن من دھن وارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین